

ایمان کی سلامتی اور اصلاح کیلئے بہترین کتاب

# حکمِ کلِّ دھر جا لے ہے ہیں؟

بُشْرَیَةٌ

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

تألیف

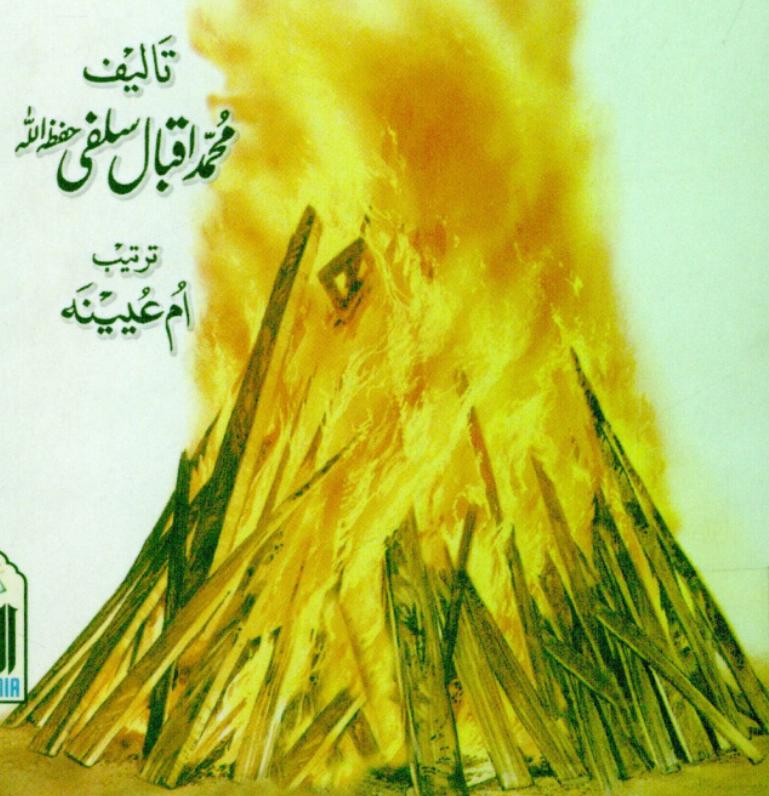
محمد اقبال سلفی حفظہ اللہ

ترتیب

ام عدیینہ



ALKARIMIA



- ۵ -



## معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب و سنت ذات کام پر دستیاب تمام الیکٹر انک کتب ..... ←

عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔ ←

مجلس التحقیق الاسلامی (Upload) کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ ←

کی جاتی ہیں۔

دعویٰ مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹر انک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔ ←

### ☆ تنبیہ ☆

کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔ ←

ان کتب کو تجارتی یا مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔ ←

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاؤشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔ ←

[kitabosunnat@gmail.com](mailto:kitabosunnat@gmail.com)

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)



[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

اُف ب م

# المکتبۃ الکریمیہ

بے ہوں ہاؤن لا ہور

..... ۱۷۱۴۱

جملہ حقوق برائے اشاعت الکریمیہ محفوظ ہیں

ناشر

# المکتبۃ الکریمیہ



قرآن و سنت کی اشاعت گاظمیہ ادارہ

[www.alkarimia.com](http://www.alkarimia.com)

عظیم منش نزد لکشمی چوک رائل پارک لاہور فون: 042-6364210

گلی نمبر 41 واٹی بلاک پیش پنڈ کالونی گوجرانوالہ فون: 055-4277747

0300 / 0321 - 8483606

راولپنڈی میں کتاب ہذا ملنے کا پتہ

سلفی ہاؤس کشمیری بازار ناک پورہ نزد جامع مسجد دارالسلام الہمہدیہ راولپنڈی

فون: 051-5537998 / 0321 / 0333-5115646

ایمان کی سلسلتی اور اصلاح گیلے ہتھرین کتاب

# بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تألیف:

محمد اقبال سلفی خواجہ

وقتیت:

ام عدیینہ

الْكَرِيمِيَّةُ

قرآن و سنت کی اشاعت کا عظیم ادارہ



Ph: 042-6364210 Mob: 0300 / 0321 -8483606

[www.alkarimia.com](http://www.alkarimia.com) e-mail:[info@alkarimia.com](mailto:info@alkarimia.com)

# ولله الا اسمه في كل شيء

لله سبعة أسماء اتفى بها سبع ملائكة

الْعَزِيزُ	الْعَزِيزُ	الْجَلِيلُ	الْمُكَفِّلُ	الْمُنَذِّرُ	الْمُغْنِيُ	الْمُوَسِّعُ	الْمُنَهَّى
الْمُبْرِئُ	الْغَافِرُ	الْعَفَوُ	الْمُقْدِرُ	الْجَلِيلُ	الْغَنِيمُ	الْأَمِينُ	الْمُنَتَّبِعُ
الْمُبْشِّرُ	الْمُنَهَّى	الْمُكَفِّلُ	الْمُؤْمِنُ	الْعَلِيُّ	الْمُغْنِيُ	الْمُنَذِّرُ	الْمُنَهَّى
الْمُبْرِئُ	الْمُغْنِيُ	الْمُكَفِّلُ	الْمُقْدِرُ	الْجَلِيلُ	الْغَافِرُ	الْأَمِينُ	الْمُنَهَّى
الْمُبْشِّرُ	الْمُغْنِيُ	الْمُكَفِّلُ	الْمُؤْمِنُ	الْعَلِيُّ	الْمُغْنِيُ	الْمُنَذِّرُ	الْمُنَهَّى
الْمُبْشِّرُ	الْمُغْنِيُ	الْمُكَفِّلُ	الْمُؤْمِنُ	الْجَلِيلُ	الْغَافِرُ	الْأَمِينُ	الْمُنَهَّى
الْمُبْشِّرُ	الْمُغْنِيُ	الْمُكَفِّلُ	الْمُؤْمِنُ	الْجَلِيلُ	الْغَافِرُ	الْأَمِينُ	الْمُنَهَّى
الْمُبْشِّرُ	الْمُغْنِيُ	الْمُكَفِّلُ	الْمُؤْمِنُ	الْجَلِيلُ	الْغَافِرُ	الْأَمِينُ	الْمُنَهَّى

## نہیں پڑھنا شاید

5	..... فہرست	*
8	..... میرے خیال میں از پروفیسر عبدالستار بھٹی حفظہ اللہ	*
11	..... عرض ناشر	*
12	..... حرف آغاز	*
33	..... دعا کس سے کریں؟	*
33	..... دعا کا فائدہ	*
33	..... دعا کی توفیق	*
34	..... دعا کیوں قبول نہیں ہوتی؟	*
37	..... تعویذ کی حقیقت	*
37	..... معنی و مفہوم	*
37	..... تعویذ کے استدلال	*
37	..... تعویذ کے استعمال کے طریقے	*
41	..... رسول اللہ ﷺ کی نظر میں	*
44	..... تعویذ کا نہ کا ثواب	*

.....	کچھ دیگر وضاحتیں	*
45 .....	اویاء سفارش کا اختیار نہیں رکھتے	
48 .....	غیب کا علم صرف اللہ کے پاس ہے	
49 .....	رسول اللہ ﷺ انسان تھے	
50 .....	نذر یا منت	
50 .....	رسول اللہ ﷺ حیات نہیں	
50 .....	قبو والے نہیں سن سکتے	
52 .....	بزرگ و اویاء کار ساز نہیں	
61 .....	قبر جائے عبرت یا جائے تماشہ؟	
65 .....	الصلوٰۃ	*
65 .....	حکم نماز	
65 .....	بے نماز ..... نمازی	
65 .....	بے نمازی کا ٹھکانہ	
66 .....	معنی و مفہوم	
67 .....	نماز ..... ایمان کی پرکھ	
67 .....	جو ایمان نہیں رکھتا ..... نماز نہیں پڑھتا	
68 .....	نماز کے لیے منافقین کا طریقہ عمل	

69	نماز ..... ایک مومن کے لیے
69	مومن کی زندگی میں نماز کا کردار
71	تارک نماز کا حکم
72	نمازی کے لیے بشارت
73	نماز کیوں قائم کریں؟
74	نماز کیسے قائم کریں؟
77	فضل نماز
77	اوقات نماز
82	طریقہ نماز
92	نماز کے بعد کے اذکار
06	صحح و شام کے اذکار
109	قرآن و احادیث کی روشنی میں ٹی۔ وی کا کردار
113	ٹی۔ وی کے نقصانات
118	ٹی۔ وی کے فوائد
125	نبی کریم ﷺ کی زندگی سے اپنا مختصر جائزہ



## میرے خیال میں

کسی عمل کی قبولیت کے لیے عقیدہ کا خالص ہونا اور عمل کا مسنون ہونا بنیادی شرائط ہیں۔

غیر مسنون اعمال سے جہاں سنت کی اہمیت کم ہوتی ہے، وہاں ان کے نتیجے میں انسان کے اعتقادات بھی متاثر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ جب عقیدے میں بگاڑ آتا ہے تو انسان کی ساری کی ساری تگ و دو اور محنت جسے وہ دین سمجھ کر کر رہا ہوتا ہے، اللہ کی طرف اجر و ثواب کی بجائے عتاب و عذاب کا سبب بن جاتی ہے۔ ان غیر مسنون اعمال میں سے ایک تعویذ لکھنا، لکھوانا اور لگلنے میں لٹکانا اور جسم کے بعض حصوں کے ساتھ باندھنا یا گاڑیوں، دکانوں اور گھروں میں لٹکانا ہے۔ اس عمل نے باقاعدہ کار و بار کی شکل اختیار کر لی ہے۔ مختلف عدد، نہم اور غیر واضح عبارات یہاں تک کہ جنوں اور فرشتوں اور فوت شدہ ہستیوں سے امداد طلب کرنا وغیرہ۔

کچھ لوگوں نے دوسروں کی دیکھا دیکھی قرآنی تعویذات بھی لکھنا شروع کر دیئے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن کریم دلوں کے امراض، کفر و شرک اور فتن و فحور سے تزکیہ و شفاء کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس کی تلاوت اور اس پر عمل کے

نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے کافروں کو مسلم اور مشرکوں کو موحد بنادیا اسی طرح قرآنِ کریم کی بعض آیات اور سورتیں بعض بیماریوں اور امراض پر دم کے طور پر پڑھی جائیں اپنے آپ کو دم کیا جائے یا دوسرے کو تو باذن شافیہ ہوں گی، اسی طرح بعض آیات اور سورتیں شیطانی اثرات اور جنوں کے مضرات (ہمز، نفخ اور نفث) سے اللہ کی پناہ کے حصول کا ذریعہ ہیں۔ یہ سب کچھ پڑھنے، پڑھ کر دم کرنے اور دم کروانے کے ساتھ تعلق رکھتا ہے، جو کہ سنت رسول ﷺ سے ثابت ہے، پڑھ کر دم کرنا یا دم کروانا ایک مسنون عمل ہے۔ جبکہ قرآنی آیات پر مشتمل تعویذات کے بارے میں بالکل واضح بات ہے نہ تو آپ ﷺ نے خود لکھے، نہ لکھنے کا حکم دیا۔ یہی وجہ ہے کہ سلف صالحین کی اکثریت نے تعویذات کی مذمت فرمائی ہے۔ خواہ قرآنی ہوں یا غیر قرآنی اور انہیں منوع قرار دیا ہے کیونکہ قرآنی آیات سے ایسے تعویذ بھی لکھے جانے کا خطرہ ہے جو کتاب و سنت کے خلاف ہوں اور انسان کو شرک کی راہ پر لگا دیں جیسا کہ اصحاب کھف والے تعویذ کے ساتھ کچھ لوگوں نے ”وَكُلُّهُمْ قَطْمِيرٌ“ لکھ کر کتنے کو بھی مشکل کشاؤں کی صفت میں شامل کر دیا۔

محترم محمد اقبال سلفی صاحب، جو ایک عرصے سے روحانی علاج کے سلسلے میں محنت کر رہے ہیں، نے عوام کی اصلاح کے لیے ایک رسالہ تالیف کیا ہے، جس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ تعویذات سے بچنا چاہیے۔ قرآنی ہوں یا غیر قرآنی۔ اس لیے عاملوں کی اکثریت قرآنی اور غیر قرآنی تعویذات کے نام پر جہاں عوام کی

ہم کدھر جا رہے ہیں

10

جهالت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے، اپنے گھٹیا مقاصد پورے کرتی ہے، وہاں ان کے عقیدہ تو حید جو عقائد کی اصل ہے، اسے بھی خراب کر دیتے ہیں۔  
ہم امید کرتے ہیں کہ یہ رسالہ عوام کی اصلاح کی ایک مستحسن کوشش ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسلفی صاحب کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور تمام مسلمانوں کو کتاب و سنت پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمين یا رب العالمین۔

عبدالستار بھٹی

جامع مسجد دار السلام اہل حدیث  
موسمن پورہ، کشمیری بازار، راولپنڈی



## عرضِ ناشر

تمام تعریفات اللہ کریم کے لیے خاص ہیں، یہ اُسی رب کریم نے ہی توفیق بخشی ہے کہ اشاعت دین کے لیے مقدور بھروسی جاری ہے۔ اللہ کریم ان کاوشوں کو شرف قبولیت دے۔ آمین یہ کتاب بعنوان ”ہم کدھر جا رہے ہیں“ ایمان کی سلامتی اور اصلاح کے لیے بہترین مجموعہ ہے جو کہ محترم محمد اقبال سلفی حفظہ اللہ کی تالیف کردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ محترم محمد اقبال سلفی حفظہ اللہ کو جزاً خیر دے کہ جنہوں نے موجودہ دور کے جعلی عاملوں، پیروں اور بد عقیدہ صوفیوں کی گمراہیوں کی نیشان دہی کرتے ہوئے سادہ لوح مسلمانوں کی کتاب و سنت کی طرف رہنمائی کی ہے۔ آپ بخوبی جانتے ہیں کہ روحانی علاج کے نام پر جعلی عاملوں کی بھرمار ہے جو کہ عز توں کے سوداگر اور لیثیرے ہیں اور صحیح اسلام سے ذوری کا سبب بھی بن رہے ہیں۔ بعض اوقات صحیح العقیدہ لوگ بھی ان کے بھتے چڑھ جاتے ہیں۔ الحمد للہ محترم سلفی صاحب روحانی علاج کے ساتھ ساتھ شرک و بدعت کی سرکوبی بھی بخوبی کرتے ہیں اور صحیح عقیدہ کی پیچان بھی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

اس مفید کتاب کی اشاعت المکتبۃ الکریمیۃ نے خوبصورت انداز میں کی ہے۔ اس کی اشاعت سے بھلکے ہوئے لوگوں کی صحیح رہنمائی ہو گی اور مقصود صرف رضاۓ الہی ہے۔ قارئین سے التاس ہے کہ اگر اس کتاب میں کوئی غلطی اور کوتاہی پائیں تو ہماری رہنمائی فرمائیں۔ اللہ کریم کتاب کے مؤلف، ناشر اور ان تمام اصحاب کو جزاً خیر عطا فرمائے جنہوں نے اس کتاب کو شائع کرنے میں تعاون فرمایا۔ آمین

والسلام

دعاوں کا طالب

محمد سعید علوی (ایڈو و کیٹ)

مدیر المکتبۃ الکریمیۃ

## حرف آغاز

آج سے ساڑھے چودہ سو سال پہلے رب کے فرمان:

﴿ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي  
وَرَضِيَتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ط ﴾ [المائدہ: ۳]

نے دین کے کامل ہونے کا اعلان کر دیا۔ یعنی وہ دین جس میں قیامت تک پیش آنے والے معاملات کا حل موجود ہے۔ یہ دین دو چیزوں سے عبارت ہے۔ ایک قرآن اور دوسرا اسوہ رسول ﷺ نے۔

اللہ کی کتاب، کلام اللہ..... ایسا کلام کہ شعبہ ہائے زندگی و آخرت سے متعلق ایک ایک پہلو سے متعلق احکام موجود..... خود اللہ فرماتا ہے:

﴿ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ ۝ ﴾ [النحل: ۸۹]

”اور ہم نے آپ پر ایسی کتاب نازل کی جو ہر چیز کو کھول کھول کر بیان کرتی ہے۔“

نہ صرف یہ کہ ہر چیز بیان کی بلکہ اس کے ہر پہلو کو کھول کر رکھ دیا۔

رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿ وَفَصَلَّنَاهُ تَفْصِيلًا ﴾

کتاب و سنت ﷺ کی روشنی میں لکھتی جاتیے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مقت مرکز

”اور ہم نے اس میں ہربات کھول کر تفصیل سے بیان کی۔“

دوسری جگہ فرمان ہے:

﴿ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْذِكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ  
وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴾ [النحل: ٤٤]

”اور ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف یہ یادگار نازل فرمائی کہ  
آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں کو اس کی وضاحت کر دیں، جوان کی طرف نازل  
ہوا تاکہ وہ غور و فکر کریں۔“

وین اسلام سکھنے کا دوسرا بڑا ماماً خذ سنت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا  
ارشاد ہے:

”میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تھامے رہو  
گے تو حق پر رہو گے۔ وہ ہیں قرآن اور میری سنت۔“ ①

مذکورہ فرماں کی روشنی میں یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ دنیا کا ہر وہ علم جو  
قرآن و حدیث سے مفاہمت رکھتا ہے، صحیح ہے اور جوان بڑے مآخذ سے متصادم  
ہے، روح ایمان کا قاتل ہے۔ کیونکہ مونمن کی ساری زندگی انہی دو بڑے مآخذ  
کے درمیان گردش کرتی ہے۔

قرآن میں ارشادِ بانی ہے:

﴿ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلُهُ نَارًا ﴾

• مؤطرا امام مالک۔ ۸۹۹/۲۔ کتاب القدر۔ باب النهي عن القول بالقدر۔

خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿١٤﴾ [النساء: ١٤]

”اور جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کرے گا اور اس کی مقرر کی ہوئی حدود سے تجاوز کر جائے گا، اسے اللہ آگ میں ڈالے گا، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے رسول کن عذاب ہے۔“

دنیا کے ہر علم میں وقت کے ساتھ ساتھ ترقی ہو جاتی ہے لیکن اسلام نے ایک ایسا مذہب دیا ہے جو روزِ اول سے ازل تک ترقی کی انتہا پر ہے۔

لیکن افسوس! ..... صد افسوس ..... 15 صدی تک آتے آتے، علمائے سوئے نے اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنت کو جھوڑ کر لوگوں کو دین کے نام پر بے دینی پر لگادیا۔ غیر شرعی باتوں کو نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی کا جزو لا ینفیک قرار دے کر بدعتات کا آغاز کر دیا جبکہ پیارے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ:

”جس نے دین میں کوئی ایسا کام کیا جو شریعت میں نہیں وہ مردود ہے۔“

اور ساتھ ہی اللہ نے ایسے لوگوں کا انجام بتا دیا کہ تم دنیا میں ان کے ساتھ کیا سلوک روکھو۔ ارشاد ہوا:

﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقْتَلُوا أَوْ يُصْلَبُوا أَوْ تُقْطَعَ أَيْدِيهِمْ﴾

① صحیح البخاری۔ کتاب البيوع۔ باب النجاش و من قال: لا يجوز ذلك البيع۔ ۲۱۴۲۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الأقضیة۔ باب نقض الأحكام الباطلة و رد محدثات الأمور۔ حدیث: ۱۷۱۸۔

وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفُوا مِنَ الْأَرْضِ طَذِيلَكَ لَهُمْ  
خِزْنَىٰ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٤﴾

[المائدة: ٣٣]

”جو لوگ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے لڑتے ہیں اور زمین میں اس لیے کوشش کرتے پھرتے ہیں کہ فساد برپا کریں، ان کی سزا یہ ہے کہ قتل کیے جائیں یا سولی چڑھائے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں میں کاٹ ڈالے جائیں یا وہ جلاوطن کر دیئے جائیں۔ ذلت و رسالت تو ان کے لیے دنیا میں ہے اور آخرت میں ان کے لیے اس سے بڑی سزا ہے۔“

قیامت کی نشانیوں میں سے ایک علامت:

”بعض فتنے ایسے ہوں گے کہ ان کے دروازوں پر آگ کی طرف بلانے والے کھڑے ہوں گے۔“ ①

ان فتنوں میں سے موجودہ دور کے بڑے فتنوں میں ایک تعویذ گندوں کا استعمال ہے، جو انسانوں کو براہ راست شرک عظیم کی طرف لے جاتا ہے۔ تو گل علی اللہ پر چھری پھیر دیتا ہے اور اس فتنہ میں ڈالنے والے علمائے سوء..... ہی آگ کے دروازوں کی طرف خوبھی جارہے ہیں اور دوسروں کو بھی بلا رہے ہیں۔ یہی وہ علماء ہیں کہ جن کے بارے میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ:

① سنن ابن ماجہ: أبواب الفتنة۔ باب العزلة۔ حدیث۔ ۳۹۸۱۔

ہم کو درجہ جاری ہے ہیں

”(قیامت کے نزدیک) اللہ دین کا علم بندوں سے چھین کر ختم نہیں کرے گا، بلکہ علم اُحق کی موت سے علم دین ختم کر دے گا، حتیٰ کہ جب ایک عالم بھی نہیں بچے گا تو لوگ جاہل لوگوں کو اپنا رہنمایا لیں گے۔ ان سے مسئلے دریافت کریں گے اور وہ بغیر علم کے فتوے دے کر خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔“ ①

میری یہ کتاب جو اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے، یہ عقائد کی درستی اور فتنوں سے بچنے بچانے کی ایک ناقواں کوشش ہے جس میں مختلف احکام خصوصاً تعلیمیوں کی بدعات از روئے قرآن و حدیث بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور تمام تحریر میں اپنی رائے اور دلیلیں وفتوے پس پشت رکھنے کی ازبیں کوشش کی ہے تاکہ براہ راست اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا سیدھا اور سچا پیغام عوام الناس تک پہنچے۔ تاہم کہیں کہیں وضاحت کے لیے معمولی الفاظ کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ علمائے سُوءِ کو حق دکھانے کے لیے اس کتاب میں قرآن و حدیث سے ماخوذ وہ دلائل اکٹھے کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ جسے نظر انداز کر کے یہ دین کے دعویدار لوگوں کا تعلق، رب سے جوڑنے کی بجائے اپنا گرویدہ بناتے ہیں، رہبانیت کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ معموموں کو دھوکہ دے کر لوٹتے ہیں۔

انہی علماء کے بارے میں رب العزت کا ارشاد ہے:

**»إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَسْتَرُونَ**

① صحیح البخاری۔ کتاب العلم۔ باب کیف یقبض العلم۔ حدیث: ۱۰۰۔

بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارُ وَلَا  
يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ  
عَظِيمٌ ﴿١٧﴾ [البقرة: ١٧]

”بے شک جو لوگ ان احکام کو چھپاتے ہیں جو اللہ نے اپنی کتاب میں نازل کیے ہیں اور تھوڑے سے دنیاوی فائدوں پر انہیں بھینٹ چڑھاتے ہیں وہ دراصل اپنے پیش میں آگ بھر رہے ہیں۔ قیامت کے روز اللہ ہرگز ان سے بات نہ کرے گا نہ انہیں پاکیزہ ٹھہرائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔“

ولیاء، بزرگوں کی قبر پرستی کرنے والوں کو یہ پیغام پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے کہ رب خود ان سے کہتا ہے کہ:

﴿مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُوْنِهِ إِلَّا أَسْمَاءً سَمَيَّتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ  
مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَنٍ ط﴾ [یوسف: ٤٠]

”تم اللہ کو چھوڑ کر جن کی بندگی کرتے ہو وہ صرف چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے خود رکھ لیے ہیں۔ اللہ نے ان کے بارے میں کوئی سند نازل نہیں کی۔“

﴿أُدْعُونَى أَسْتَجِبُ لَكُمْ ط﴾ [المؤمن: ٦٠]

”مجھے پکارو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔“

ہم کدھر جا رہے ہیں  
کیونکہ انسانوں میں سب سے افضل ہستی محمد ﷺ کی ہے۔ اگر ان کی قبر کو پوچنے کا اسوہ نہیں تو کسی کو بھی یہ حق حاصل نہیں۔ اپنے وصال سے قبل آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

”میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنانا۔“ ①

### المختصر:

تمام بدعاات کا محور و مرکز ہماری تکالیف و مصائب ہیں اور ان ساری پریشانیوں کا حل قرآن نے دو باتوں میں بتایا۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ط﴾

[البقرة: ١٥٣]

”اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد لو۔“

اس آیت سے ہر پیر، فقیر اور تعویذ کی نفی ہو گئی۔ دل کو مضبوط کر کے اللہ کے حضور کھڑا ہو جائے اور عاجزی و انگساری سے اللہ کے سامنے اپنا مدعا بیان کرے۔ پھر نماز کے بعد پیارے نبی ﷺ نے وہ تمام اذکار بتا دیئے کہ جن کے کرنے سے شیاطین و جنوں سے محفوظ رہنے کے لیے نہ تعویذ کی ضرورت باقی رہتی ہے نہ مرادوں کے حصول کے لیے قبر پرستی کا محتاج ہو کر میلوں کا سفر اور پیسہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔

① مؤطا امام مالک۔ کتاب السفر: ۸۵

اور اللہ کا قرب بغير کسی پیر کا مرید بنے، حاصل ہو جاتا ہے۔

ان مسنون اذکار میں سب سے پہلے وہ دعا جہاں سے انسان کی تخلیق کا آغاز ہوتا ہے۔ پیارے رب کے پیارے بندے محمد ﷺ نے سکھائی کہ پہلی رات جب شوہر اپنی بیوی کے پاس آئے تو اس کی پیشانی کے بال دائیں مٹھی میں پکڑ کر پھونک مارے اور کہے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهَا ①

”اللہی! میں تجھ سے اس کی بھلانگی مانگتا ہوں اور اس چیز کی بھلانگی جس پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کی برائی اور اس چیز کی برائی سے جس کو تو نے اس پر پیدا کیا ہے۔“

پھر اس کے پاس آنے کی دعا سکھادی کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کرتے وقت یہ دعا پڑھ لے گا تو اس کی اولاد نیک ہو گی اور شیطان اس پر قابو نہ پا سکے گا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ جَنِينَا الشَّيْطَانَ وَجَنِيبُ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْنَا ②

”اللہ کے نام سے اے اللہ! دور رکھ ہم کو شیطان سے اور دور رکھ

① سنن أبي داؤد۔ کتاب النکاح۔ باب فی جامع النکاح۔ حدیث۔ ۲۱۶۰۔

② صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب ما يقول اذا اتى اهله۔ حدیث۔ ۶۳۸۸۔

شیطان سے اس چیز کو جو آپ ہمیں عطا فرمائیں۔“  
اس دعا کو پڑھنے والے کی اولاد کو شیطان ضرر نہیں پہنچا سکتا۔ تو کیا یہ عمل  
مؤمن کے لیے بھاری ہے تعویذ اور قبر پرستی کے مقابلے میں۔  
پھر جیسے جیسے زندگی آگے بڑھتی جاتی ہے۔ نبی ﷺ کا اسوہ راہ دکھاتا جاتا  
ہے۔

اللہ فرماتا ہے:

﴿ وَأَذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ  
مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُلْوِ وَالْأَصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَفَلِينَ ﴾

[الأعراف: ٢٠٥]

”اور یاد کیجئے اپنے رب کو اپنے دل میں عاجزی اور خوف کے ساتھ اور  
بلند آواز کے بغیر صحیح اور شام۔ اور آپ غالباً میں سے نہ ہوں۔“  
اور رسول اللہ ﷺ نے صحیح اور شام کے وہ اذکار بتا دیئے جن کا حکم اللہ نے  
سورہ اعراف میں دیا۔

چند اذکار ذیل میں دیئے گئے ہیں:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى  
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ ①

① صحيح مسلم۔ کتاب المساجد۔ باب استحباب الذکر بعد الصلاة وبيان صفتہ۔  
حدیث: ۵۹۷

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے اور وہی حمد کے لائق ہے اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

جو شخص فخر کی نماز کے بعد سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھے گا۔ اس کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔ سو (۱۰۰) نیکیاں لکھی جائیں گی۔ سو (۱۰۰) گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور ان الفاظ کی برکت سے اس دن شیطان سے محفوظ رہے گا اور کوئی شخص اس سے افضل عمل لے کر نہیں آئے گا، تاہم اگر کوئی شخص زیادہ مرتبہ کہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا يَصُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَااءِ

وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ ①

”اللہ کے نام کے ساتھ، اس کے نام کی برکت سے کوئی چیز زمین  
و آسمان میں نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے والا جانے والا ہے۔“

عمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص (شام کو) کہے یہ (ذکورہ) دعا تین مرتبہ پڑھے تو اس کو صحیح تک کوئی ناگہانی آفت نہ پہنچے گی۔ اور جو کوئی صحیح کو اسے تین مرتبہ کہے تو شام تک اس کو کوئی ناگہانی بلانہ پہنچے گی۔“

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ ②

① سنن أبي داؤد۔ کتاب الأدب باب ما يقول إذا أصبح حديث۔ ۵۰۸۸۔

② صحيح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فی التَّعوذ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ وَدُرُكِ الشَّقَاءِ وَغَيْرِه۔

ہم کدھر جا ہے تیں

”میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ساتھ اس کی مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔“

جو شخص شام کے وقت تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا، اس رات زہریلے (جانور) کا ڈننا نقصان نہیں پہنچائے گا۔

۱ ﴿اللَّهُمَّ أَجِرْنِي مِنَ النَّارِ﴾

”اے اللہ! مجھے آگ سے پناہ دے۔“

مسلم بن حارث تمییزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور ﷺ نے فرمایا کہ: ”جب تم مغرب سے فارغ ہو تو سات مرتبہ کہو: ((اللَّهُمَّ أَجِرْنِي مِنَ النَّارِ)) پھر اگر اسی رات مرجا و تو تمہارے لیے جہنم سے پناہ لکھی جائے گی اور جب فجر کی نماز سے فارغ ہو تو سات مرتبہ یہی دعا کہو اور اگر اسی دن مرجا و تو تمہارے لیے جہنم سے پناہ لکھی جائے گی۔“

۲ ﴿رَضِيَتُ بِاللَّهِ رَبِّاً وَبِالإِسْلَامِ دِينًا وَبِسُعْدَةٍ تَبَيَّنَّا﴾

”میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔“

جو شخص یہ دعا صحیح و شام پڑھے گا، اللہ قیامت کے دن اسے ضرور خوش کرے گا۔

۱ سنن أبي داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب ما يقول إذا أصبح۔ حدیث: ۵۰۷۹۔

۲ سنن ابن ماجہ۔ أبواب الدعاء۔ باب ما يدعوه الرجل إذا أصبح وإذا أمسى۔ حدیث:

اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ۔ ① (تین مرتبہ)

”اللَّهُمَّ مَيْرَے بَدْنَ كَوْتَنْدَرْسَتْ رَكْھ، اے اللَّه! مَيْرَے کَانْ عَافِيَتْ  
سَے رَكْھ، اے اللَّه! مَيْرَى آنکَھ عَافِيَتْ سَے رَكْھ، تَيْرَے سَوا کُوئی مَعْبُودْ  
نَهْيَس۔“ ②

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمَنَا ثَانِي فَعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلاً  
مُتَقَبِّلًا۔ ③

”اے اللَّه! بے شَك میں تجھ سے نفع دینے والے علم کا سوال کرتا ہوں  
اور پا کیزہ رزق کا اور ایسے عمل کا جو مقبول ہونے والا ہو،  
سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضْيَ نَفْسِهِ وَزِنَةَ  
عَرْشِهِ وَمَدَادَ كَلِمَاتِهِ (تین مرتبہ صحیح) ④

”میں پا کیزگی بیان کرتا ہوں اللَّه کی اس کی تعریفوں کے ساتھ اس کی  
خُلُوق کی تعداد کے برابر اور اس کی ذات کی رضا کے برابر اور اس کے  
عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔“

① سنن أبي داؤد۔ كتاب الأدب۔ باب ما يقول إذا أصبح حديث: ٥٠٨٨.

② سنن ابن ماجہ۔ أبواب إقامة الصلوات والسنۃ فيها۔ باب ما يقال بعد التسلیم۔ ٩٢٥.

③ صحيح مسلم۔ كتاب الذكر والدعاء۔ باب التسبيح أول النهار وعند النوم۔ حديث:

**سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ** (سومرتبا)

”میں پا کیزگی بیان کرتا ہوں اللہ کی اس کی تعریفوں کے ساتھ۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”جو شخص یہ دعا سومرتبا صبح اور سومرتبا شام کو پڑھے گا، قیامت کے دن کوئی شخص اس کے عمل سے افضل عمل لے کر نہیں آئے گا۔ تا ہم کوئی شخص اس کے برابر یا اس سے زیادہ مرتبہ کہے۔“

**أَعُوذُ بِاللَّهِ التَّعَيْنِ التَّعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمَّةِ وَنَفَّثَةِ وَنَفَثَتَهِ**

”میں اللہ سننے والے اور جاننے والے کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے، اس کے چوکے سے، اس کی پھونک سے اور اس کی تھوک سے۔“

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص سورہ اخلاص اور معوذ تین صبح و شام تین مرتبہ پڑھے تو یہ اس کے لیے دنیا کی ہر چیز سے کافی ہو جاتی ہیں۔“<sup>۳</sup>

① صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء۔ حدیث: ۲۶۹۳۔

② سنن أبي داؤد۔ کتاب الصلاة۔ باب من رأى الاستفتاح بسبحانك اللهم وبحمدك۔ حدیث: ۷۷۵۔

③ سنن أبي داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب ما يقول إذا أصبح۔ حدیث: ۵۰۸۲۔  
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اس کے ساتھ بیماری کے دم بھی رسول اللہ ﷺ کے خاص تحفے ہیں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور پوچھا کیا آپ ﷺ بیمار ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر جبریل علیہ السلام نے یہ دعا پڑھائی:

بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُوْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ،  
وَعَيْنٌ حَالِيْدَةٌ بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيْكَ وَاللَّهُ يَشْفِيْكَ۔ ①

”اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھے دم کرتا ہوں ہر چیز سے جو تجھے تکلیف دے اور ہر انسان کے یا حسد کرنے والی آنکھ کے شر سے۔ اللہ تجھے شفادے اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھے دم کرتا ہوں۔“

پھر بات یہاں تک ختم نہ ہوئی بلکہ سونے جانے، کھانے پینے، بیت الخلاء آنے جانے، کپڑے بدلنے، نئے کپڑے پہننے کے طریقے اور دعائیں بھی سکھادیں تاکہ کہیں بھی شیطان کا وارنہ چل سکے۔

رات سونے سے قبل تین مرتبہ اپنے پلو سے بستر جھاؤنے کا حکم دیا گیا کہ تم نہیں جانتے تم سے پہلے بستر پر کون موجود ہے۔ ②

پھر اسوہ رسول ﷺ بتاتا ہے کہ آپ ﷺ دائیں کروٹ پر دایاں ہاتھ

① صحیح مسلم۔ کتاب السلام۔ باب الطب والمرض والرقى۔ حدیث: ۲۱۸۶۔

② صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب التکبیر والتسبیح عند المنام۔ حدیث:

۶۳۲۰۔ وصحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب ما يقول عند النوم وأخذ المضجع۔ حدیث:

.۲۷۱۴

ہم کدھر جا بے ہیں

26

رخار کے نیچے رکھ کر لیتے، ۱ آج مغربی تحقیق بتاتی ہے کہ دائیں کروٹ پرسونے والا سچا اور مضبوط کردار کا مالک بنتا ہے۔ آپ ﷺ نے قبل آخری تین قل پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر تھکارتے اور چہرے سے شروع کر کے جہاں تک ہاتھ جاتے جسم پر پھیر لیتے۔ ۲

آپ ﷺ نے فرمایا: ”رات سونے سے قبل آئیہ الکرسی پڑھنے والے کے لیے ایک نگہبان فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے۔ جو ساری رات اس کی حفاظت کرتا ہے۔“ ۳

پھر آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ: ”جو سونے سے پہلے سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھتا ہے، تو وہ اس کی ساری رات کے لیے کافی ہو جاتی ہیں۔“ ۴

غرضیکہ اسوہ رسول ﷺ اور احکام رباني ہمیں ان تمام چوراستوں سے امن میں لے آتے ہیں جہاں سے دشمن (شیطان) کا وارچل سکتا ہے۔

تو پھر ان دعاوں اور اذکار کے بعد کون کسی حاجت تشنہ رہ جاتی ہے کہ تعویذ کی معذوری آڑے آئے، فقیر پرستی کا جواز بنے یا کوئی ہمارا سفارشی بن کر قرب الہی کا وسیلہ بن جائے۔

۱ صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب النوم علی الشق الأيمن حدیث: ۶۳۱۵  
وصحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب ما يقول عند النوم وأخذ المضجع۔ ۲۷۱۰

۲ صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب التعوذ والقراءة عند المنام۔ حدیث: ۶۳۱۹

۳ صحیح البخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب فضل سورۃ البقرۃ۔ حدیث: ۵۰۱۰

۴ صحیح البخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب فضل سورۃ البقرۃ۔ حدیث: ۹۰۱۰ مفت مرکز

اللہ کے رسول ﷺ نے ایسی گمراہیوں سے بچنے کے لیے بھی دعا سکھادی کہ میرے امتی بہک کر شیطان کے دھوکے سے اپنی آخرت نہ بر باد کر لیں۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضْلَلَ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ

اوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَىٰ ۝

”اہی! میں تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا مجھے گمراہ کر دیا جائے، میں پھسل جاؤں یا مجھے پھسلا دیا جائے، میں ظلم کروں یا مجھے پر ظلم کیا جائے، میں کسی سے چہالت سے پیش آؤں یا میرے ساتھ چہالت سے پیش آیا جائے۔“

### آخری بات:

صبح و شام کے مسنون اذکار، عبادات کی عادت، روز مرہ معمولات میں رسول اللہ ﷺ کی زندگی سے رہنمائی کے ساتھ ساتھ ایک اور چیز، غیر معمولی چیز جو انعام کی صورت میں ملی..... وہ ہے کلام اللہ سے دم کرنا۔  
جس کی مثال بھی ہمیں نبی کریم ﷺ کی زندگی سے ملتی ہے۔ وہ خود کو بھی دم کرتے تھے اور رسول کو اور بچوں کو بھی دم کیا کرتے تھے۔ لیکن وہ دم کرتے ہوئے غیر شرکیہ الفاظ استعمال کرنے کی تاکید فرماتے۔  
حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

❶ سنن أبي داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب ما يقول إذا خرج من بيته۔ حدیث۔ ۵۰۹۴۔

ہم کو ہر جا ہے ہیں

28

”ہم زمانہ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے، ہم نے اس کے متعلق

رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ آپ ﷺ کا کیا حکم ہے؟“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ”وہ دم میرے سامنے پیش کرو اگر اس

میں شرک کی آمیزش نہیں تو کوئی حرج نہیں۔“ ①

شرکیہ دم سے مراد ہے کہ جس میں اللہ کے نام، اللہ کی صفات اور قرآنی آیات کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگی گئی ہو یا کسی اور کو پکارا گیا ہو۔

حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ: ”آل عمرہ بن حزم عرض کرنے لگے: اے

اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے ہاں ایک دم ہے، جس سے ہم بچھو کے کائے کا

علاج کرتے ہیں اور آپ ﷺ نے رتی (دم) سے منع کر دیا۔ پھر انہوں نے

حضور ﷺ کو دم سنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ”میں اس میں کوئی برائی نہیں

پاتا جو تم میں سے اس سے اپنے بھائی کو فائدہ پہنچانے کی استطاعت رکھتا ہو، اسے

چاہیے کہ فائدہ پہنچائے۔“ ②

اب ایک سوال اٹھتا ہے کہ یہ دم کون کرے گا.....؟ اول تو ہر مسلمان کو اتنا

باعمل ہونا چاہیے کہ وہ خود کو اور اہل و عیال کو دم کر سکے۔ دوسری صورت میں کسی متقی

و پر ہیز گارنمازی آدمی سے دم کروایا جائے۔

① صحیح مسلم۔ کتاب السلام۔ باب لا يأس بالرقى مالم يكن فيه شرك۔ حدیث: ۲۲۰۰

② صحیح مسلم۔ کتاب السلام۔ باب استحباب الرقية من العين والسلة والحمنة والنظرۃ۔

اور اب یہ دم کرنے والے کی مشاپر ہے کہ وہ چاہے تو بغیر اجرت کے دم کر دے یا اجرت لے لے۔

کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی سے اجرت اور بغیر اجرت کے دم کی دونوں دلیلیں ملتی ہیں۔

## ”دم“ کے لیے اجرت وصول کرنا

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”ہم ایک سفر میں تھے، اتر پڑے۔ ایک لوٹڈی ہمارے پاس آئی اور کہنے لگی اس قبیلے کے سردار کو بچھونے کاٹ کھایا ہے اور ہمارے قبیلے کے مرد کہیں گئے ہوئے ہیں۔ کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو بچھو کا منزرا جانتا ہو؟ یہ سن کر ہم میں سے ایک شخص لوٹڈی کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا۔ ہم نے کبھی نہیں سنا تھا کہ اس کو کوئی منتر آتا ہے اور جا کر اس سردار پر بچھونکا وہ اچھا ہو گیا۔ اس نے تمیں (۳۰) بکریاں اس کو دلوائیں اور ہم سب کو دودھ پلوایا۔ جب وہ شخص لوٹ کر آیا تو ہم نے اس سے کہا: بھائی! کیا تم کو خوب منتر کرنا آتا ہے۔ اس نے کہا: نہیں۔ میں نے تو سورہ فاتحہ پڑھ کر اس پر بچھونک مار دی تھی۔ اس وقت ہماری رائے یہ قرار پائی کہ بکریوں کے بارے میں اپنی طرف سے کچھ نہ کہو (کہ ان کا لینا درست ہے یا نہیں) جب تک ہم نبی ﷺ کے پاس نہ پہنچیں یا

آپ ﷺ سے نہ پوچھ لیں۔ خیر جب ہم مدینہ میں آئے تو ہم نے  
نبی ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو  
کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ منت بھی ہے؟ اب ایسا کرو کہ مزدوری کی  
بکریوں کو تقسیم کرلو اور ان میں میرا بھی ایک حصہ لگاؤ۔“ ①



## اجرت کی شرط پر دم کرنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب (تمیں نفر) ایک سفر میں گئے (اور رستہ میں) عرب کے قبلے پر اترے۔ ان سے یہ درخواست کی کہ ہماری مہمانی کرو۔ (ہم مسافر ہیں) لیکن انہوں نے انکار کیا (بڑے بے شرم تھے) پھر اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ ان کے سردار کو بچھونے کا ثکھایا۔ انہوں نے ہزار جتن کیے، لیکن خاک فائدہ نہ ہوا۔ آخر وہ آپس میں کہنے لگے: بھائی! ان لوگوں کے پاس توجہ جو یہاں آ کر اترے ہیں۔ شاید ان میں کوئی بچھو کا منتر جانتا ہو۔ آخر (جھک مار کر) ان کے پاس آئے اور (بڑے مسکین بن کر) کہنے لگے: یارو! ہمارے سردار کو بچھونے کا ثکھایا ہے، ہم نے لاکھ جتن کیے فائدہ نہ ہوا۔ تم میں سے کوئی بچھو کا منتر جانتا ہے؟ ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص (خود ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) بولے: اللہ کی قسم! میں بچھو کا منتر جانتا ہوں مگر تم لوگوں نے تو ہماری درخواست پر بھی ہماری مہمانی نہ کی۔ اس لیے میں اپنا منتر اس وقت تک نہیں کروں گا جب تک تم اس کی مزدوری نہ کھڑھرالو۔ آخر انہوں نے مجبور ہو کر (پھٹے منہ) کچھ بکریاں دینا قبول کیں۔ (تمیں بکریاں۔)

جب ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ ہوئے انہوں نے کیا کیا سورہ فاتحہ پڑھتے جاتے، زمین پر تھوکتے جاتے۔ پڑھتے پڑھتے ان کا سر ایسا چنگا ہو گیا جیسے کوئی رسی سے بندھا ہواں کو چھوڑ دیں۔ (اچھی طرح سے) چلنے پھرنے لگا جیسے کوئی ذکر نہ تھا۔ اس وقت انہوں نے اپنا قرار پورا کیا۔ (تمیں بکریاں صحابہ عزیزین کے حوالے کیں) اب یہ صحابہ کرام عزیز آپ میں کہنے لگے: بھائی! بکریاں بانٹ لو۔ لیکن جس نے منتظر پڑھا تھا، وہ کہنے لگا ابھی مت بانٹو۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلیں۔ آپ ﷺ سے بیان کریں۔ دیکھیں آپ ﷺ کیا حکم دیتے ہیں؟ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور سارا قصہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے جنمہوں نے یہ منتظر پڑھا تھا، فرمایا: ابوسعید! تجھ کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ ایک منتظر ہے۔ (بیماری کی دوا ہے۔) تم نے بہت اچھا کیا۔ یہ بکریاں بانٹ لو۔ میرا بھی ایک حصہ لگاؤ۔<sup>۰</sup>

محمد اقبال سلفی

روحانی معانج، سلفی ہاؤس

فون نمبر: 0333-5115646

051-5537998

## دعا کس سے کریں؟

﴿ وَقَالَ رَبُّكُمْ اذْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴾ [المؤمن: ٦٠]

”اور تمہارا رب کہتا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا، جو لوگ میری عبادت (دعا) سے تکبر کرتے ہیں وہ ذلیل اور خوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔“

### دعا کا فائدہ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارا رب بڑا حیا کرنے والا تھی ہے۔ جب بندہ اس کے حضور ہاتھ اٹھاتا ہے تو انہیں خالی لوٹاتے ہوئے اسے شرم آتی ہے۔“<sup>۰</sup>

### دعا کی توفیق.....اللہ کی رحمت

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کے لیے دعا کا دروازہ کھولا گیا (یعنی توفیق دی گئی) اس

<sup>۰</sup> سنن ابن ماجہ۔ أبواب الدعاء۔ باب رفع اليدين في الدعاء۔ حدیث: ۳۸۶۵۔

ہم کو درجہ بارے ہیں

کے لیے گویا رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اور جو چیز اللہ سے  
ماں گی جاتی ہے، ان میں سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ ”  
عافیت“ ہے۔<sup>①</sup>

## دعا قبول کیوں نہیں ہوتی!

### جلد بازی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:  
”ہر مسلمان کی دعا قبول ہوتی ہے، جب تک وہ جلد باز ہو کر یہ نہ کہے  
کہ میں نے تو اللہ سے بہت دعائیں کیں، لیکن قبول نہیں ہوتیں۔“  
دوسری روایت میں ہے کہ:

”پوچھا گیا: جلد بازی کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: دعا  
ماں گئے والا کہے کہ میں نے دعا ماں گی بار بار ماں گی لیکن میرا خیال ہے  
کہ میری دعا قبول نہیں ہوتی، پھر وہ مایوس ہو کر دعا ماں گنا چھوڑ  
دا۔“<sup>②</sup>

① جامع الترمذی۔ کتاب الدعوات۔ باب دعاء ((من فتح له منكم باب الدعاء)) حدیث:  
۲۵۴۸۔

② صحيح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب يستحباب للعبد مالم يعجل۔ حدیث: ۶۳۴۰۔  
وصحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب بیان أنه يستحباب للداعی مالم يعجل۔  
حدیث: ۲۷۳۵۔

## گناہ اور قطع رحمی کی دعا:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:  
 ”روئے ز میں پر جو مسلمان بھی اللہ سے کوئی دعا مانگتا ہے تو اس کو وہی  
 چیز مل جاتی ہے جو اس نے مانگی تھی یا اس سے کوئی مصیبت اور  
 تکلیف دور کر دی جاتی ہے جب تک وہ کسی گناہ کے کام یا قطع رحمی  
 کی دعا نہ مانگے۔“ ①

## کھانا پینا حرام:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:  
 ”کوئی شخص اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر کہتا ہے: یا رب یا رب!  
 حالانکہ اس کا کھانا پینا اور لباس حرام کمائی سے ہے۔ اور حرام چیزیں بطور  
 غذا استعمال کرتا ہے تو ظاہر ہے ایسے شخص کی دعا کیونکر قبول ہو۔“ ②

## امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ترک کرنا:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
 ”قُلْ هُوَ الْحَسِنُ وَمَا يَنْهَا عَنِ الْمُنْكَرِ كَمَا تَرَكَ كَمَا تَرَكَ“

① جامع الترمذی۔ کتاب الدعوات۔ باب فی انتظار الفرج وغیر ذالک۔ حدیث۔ ۳۵۷۲۔

② صحيح مسلم۔ کتاب الزکاة۔ باب قبول الصدقة من الكسب الطيب وتربيتها۔ حدیث:

پر لازم ہے کہ نیک کام کرنے کا حکم دیتے رہو اور برائیوں سے منع کرتے رہو، ورنہ اس بات کا خطرہ ہے کہ اللہ کی طرف سے تم پر کوئی عذاب نہ آجائے، پھر تم دعا مانگو کہ عذاب دور ہو جائے، لیکن تمہاری دعا قبول نہ ہو۔<sup>①</sup>



① جامع الترمذی۔ أبواب الفتنة۔ باب ماجاء فی الأمر بالمعروف والنہی عن المنکر۔ حدیث: ۲۱۶۹۔

## تعویذ کی حقیقت

معنی و مفہوم:

اعوذ: میں پناہ مانگتا ہوں، پناہ طلب کرتا ہوں۔

تعویذ: پناہ دیا گیا۔

تعویذ کے استدلال:

تعویذ درج ذیل مقاصد کے حصول کے لیے عمومی استعمال ہوتا ہے:

- ✿ جنوں اور انسانوں کی نظر بد سے بچنے کے لیے۔
- ✿ رزق میں کشاکش کے لیے۔
- ✿ آفات سے حفاظت کے لیے۔
- ✿ حصول اولاد کی خاطر۔
- ✿ مشکلات اور بیماریاں رفع کرنے کے لیے۔
- ✿ مختلف حاجات کی تسلیم کے لیے۔

تعویذ کے استعمال کے طرائق:

تعویذ دو طرز کے طریقہ تحریر سے استعمال میں لائے جاتے ہیں:

1۔ بذریعہ قرآنی آیات۔

## 2۔ بذریعہ حرفِ ابجد (اعداد کا استعمال)

### 1۔ بذریعہ آیاتِ قرآنی:

اس طرز میں اپنے مقاصد کے حصول کے لیے آیاتِ قرآنی لکھ کر باندھا جاتا ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ چڑے کے غلاف میں لپیٹ لینے سے ان آیات کی حرمت باقی ہے۔ ناپاک جسم ان آیات پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ قرآن کا پیغام، قرآن کافرمان ان کے ذہنوں سے چوک ہو گیا کہ:

”اسے سوائے پاک لوگوں کے کوئی نہ چھوئے۔“ [الواقعة: ٧٩]

مزید یہ کہ قرآنی آیات چڑے میں ہوں یا کپڑے میں جسم کے ساتھ لگنے سے جسم کی گرمی اور پسینے سے ان میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے تو کیا قرآن کو بدبو میں رکھنا جائز ہے؟ پھر باتھ روم جاتے ہوئے یہ تعویذ ساتھ جاتا ہے۔ کیا قرآن باتھ روم یا کسی بھی ناپاک جگہ لے جایا جا سکتا ہے؟

### 2۔ بذریعہ حرفِ ابجد:

اس طرز میں اعداد کو حرفِ قرآنی کا بدل سمجھا جاتا ہے اور آیات کی بجائے گنتی کے اعداد کا استعمال کیا جاتا ہے تاکہ آیاتِ قرآنی کا احترام باقی رہے۔ یہ یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے اور ایمان کے لیے خطرناک۔

سوچ و عمل کی انتہا یہ کہ عام روزمرہ زندگی میں اپنے لیے تو یہ بات پسند نہ کی گئی کہ کوئی ہمارا نام انور کی بجائے 257 کہہ بلائے، یا کوئی بوقت نکاح ”قول“ کی



ہم کو درجہ جاری ہے ہیں

40

کی اس صفت میں تعلیم کو برابری کا درجہ دیتے ہوئے تو حید کی نقی کرتا ہے اس لیے ایسے شخص کے لیے سورہ المائدہ میں اللہ کا ارشاد ہے:

”جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا، اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی اور اس کا ملکانہ جہنم ہے۔“ [المائدہ: ٧٢]

اسی طرح جب تعلیم باندھنے والا تعلیم ہی کو کشاورزی رزق کا ذریعہ سمجھتا ہے تو اللہ اس کے بارے میں اسی سے سوال کرتا ہے کہ:

”اور کون تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے؟ کیا اللہ کے سوا کوئی اور بھی ہے؟ کہو کہ لا اپنی دلیل اگر تم سچے ہو۔“ [النمل: ٦٤]  
جب بیماری ہے ہی اللہ کی طرف سے تو تعلیم اس بیماری کو کیسے دور کر سکتا ہے؟  
سورہ یونس میں ہے:

”اور اگر اللہ تم کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا اس کو دور کرنے والا کوئی نہیں۔“ [یونس: ١٠٧]

ایک طبقہ شیاطین (جنوں) سے بچاؤ کی خاطر تعلیمات کا استعمال کرتا ہے کہ اس کی برکت سے جنات نزدیک نہیں آتے اور ایسے لوگوں کے لیے بھی قرآن نے حل بتا دیا لیکن لاعلمی نے حقیقت سے دور کر دیا۔

سورہ حم السجدہ میں فرمان ہے:

”اور اگر تمہیں چوک لگے شیطان کے چوکنے سے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو،

بے شک وہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔“ [حم السجدہ: ٣٦] کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ہم کو ہر جا ہے ہیں

غرضیکہ تعویذ دہنہ شرک کی ایک بڑی فصیل پھلانگتے ہوئے پیارے نبی ﷺ کا ارشاد بھول جاتا ہے کہ:

”عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ”تو کسی کو اللہ کا ساجھی اور شریک ٹھہرائے حالانکہ اللہ ہی نے تجھے پیدا کیا ہے۔“ ① اور اللہ نے خود رسول اللہ ﷺ کی زبان سے کہلوایا کہ:

”جس شخص کی اتنی برا بیاں ہوں کہ ساری زمین بھری ہو لیکن اس میں شرک نہ ہو تو میں اس قدر بخشنش اور مغفرت سے نواز دوں گا۔“ ② سنن ابی داؤد میں فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

”جھاڑ پھونک، تعویذ اور حب کے اعمال شرک ہیں۔“ ③

تعویذ.....رسول اللہ ﷺ کی نظر میں:[بحوالہ هدایۃ المستفید]

✿ ”جو شخص تعویذ ڈالے اللہ اس کی مراد پوری نہ کرے۔“ ④

① صحیح البخاری۔ کتاب التوحید۔ باب قول الله تعالى ﴿فَلَا تَعْجَلُوا لِلّهِ أَنَّذَادًا﴾ [البقرة: ۲۲]

② صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل الذکر والدعاء والتقرب إلى الله تعالى۔ حدیث: ۲۶۸۷

③ سنن ابی داؤد۔ کتاب الطب۔ باب فی تعلیق التمام۔ حدیث۔ ۳۸۸۳۔

④ مسند احمد۔ ۱۵۶۱۴

ہم کدھر جا رہے ہیں

\* ”جو شخص اپنے گلے یا بازو میں کوئی تعویذ یا دھاگہ لٹکاتا ہے تو اس کی ذمہ داری اسی تعویذ دھاگے کے سپرد کر دی جاتی ہے۔“<sup>①</sup>

\* ”جو شخص اپنی داڑھی کے بالوں کو بٹ کر یا سمیت کر باندھ لے یا تانت (تعویذ) وغیرہ کا ہار گلے میں ڈالے یا کسی چوپائے کے گوبر یا ہڈی سے استنجا کرے تو محمد ﷺ اس سے بیزار ہیں۔“<sup>②</sup>

\* رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو ہاتھ میں پیتل کا کڑا پہنے دیکھا۔ کہا تجھ پر افسوس!..... یہ کیا ہے؟

اس نے کہا کہ واہنہ (بیماری کا نام) کے لیے پہنا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”..... خبردار! اس سے تیری بیماری اور کمزوری بڑھے گی، گھٹے گی نہیں۔ اسے اتار دو۔ اگر یہ پہنے ہوئے تجھے موت آگئی تو کبھی بھی نجات نہ پا سکے گا۔“<sup>③</sup>

قابل غور بات یہ ہے کہ تعویذ پہننے پر ایک صحابی کی نجات مشکل ہے تو ایک مسلمان کی نجات کیونکر ممکن ہو سکتی ہے۔

یہاں عقل سلیم رکھنے والا شخص یہ جانتا ہے کہ میں نے شیطان کے اکسانے سے، اس کے چوکوں سے بچنے کے لیے رب کی پناہ میں آتا ہے نہ کہ سب کے کلام

① جامع الترمذی۔ أبواب الطب۔ باب ماجاء فی کراہیۃ التعلیق۔ حدیث۔ ۲۰۷۲۔

② مسنند احمد۔ ۱۰۸۱۴۔ ۱۰۹۔

③ مسنند احمد۔ ۴۴۵۱۴۔ وسنن أبي داؤد۔ کتاب الطهارة۔ باب ما ينهى عنه أن يستتجى كتاب۔ حدیث بھی ۳ روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

کی پناہ میں۔

یعنی اللہ نے تو طریقہ بتایا کہ جب تمہیں شیاطین تک کریں تو اللہ کی پناہ میں آ جاؤ اور ہم کیا طریقہ استعمال کرتے ہیں ..... کہ اللہ کا کلام گلے میں لٹکا کر اللہ کے کلام میں پناہ ڈھونڈتے ہیں۔

اللہ ہماری اصلاح کرے ..... اور ہدایت کی راہیں کھو لے۔

✿ جس نے تعویذ ڈالا اس نے شرک کیا۔ •

✿ دس افراد پر مشتمل ایک وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے نو سے بیعت کر لی ایک سے ہاتھ روک لیا۔ سب نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے نو سے بیعت کر لی لیکن ایک شخص کو کیوں چھوڑ دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ”اس نے تعویذ باندھ رکھا ہے۔ چنانچہ اس شخص نے تعویذ فوراً کاٹ دیا تو آپ ﷺ نے بیعت کر لی۔“ •

✿ ”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت زینب بنت علیہا کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ میرے شوہرنے میری گردن میں ایک دھاگہ دیکھا اور پوچھنے لگے یہ دھاگہ کیسا ہے؟

• مسنند احمد۔ ۱۵۶۱۴۔

❷ صحیح الترغیب والترہیب للألبانی۔ کتاب الحنائز وما یتقدیمها۔ باب [الترہیب من تعلیق التمام والحروز] حدیث: ۳۴۰۵.

میں نے عرض کی یہ دھاگہ مجھے دم کر کے دیا گیا ہے۔ یہ سنتے ہی انہوں نے دھاگہ میرے گلے سے کاٹ پھینکا اور فرمایا کہ: تم عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا خاندان ہو، تم شرک سے بے نیاز ہو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جھاڑ پھونک تعویذ اور اعمال حب شرک ہیں۔

میں نے عرض کی کہ میری آنکھ میں چبھن محسوس ہوتی تھی میں نے فلاں یہودی سے دم کرایا تو مجھے آرام آگیا۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بولے یہ شیطانی عمل ہے وہی اپنے ہاتھ سے چبھن پیدا کرتا تھا اور جب دم کرایا جاتا تو وہ ہاتھ روک لیتا۔ ①

(تعویذ رسول اللہ ﷺ کی نظر میں ..... ما خوذ از کتاب ..... هدایۃ المستفید)

### تعویذ کاٹنے کا ثواب:

حضرت سعید بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی کے گلے کا تعویذ کاٹ دے تو اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔“ ②

① سنن ابی داؤد۔ کتاب الطب۔ باب فی تعلیق التمام۔ حدیث۔ ۳۸۸۲۔

② المصنف لابن أبي شيبة رقم الحديث ۳۵۲۴ کھنہ لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز کتاب و سنت کی روشنی میں

## پچھو دیگروضا حتیں

اولیاء عسفارش کا اختیار نہیں رکھتے:

اولیاء، پیروں، بزرگوں کی قبروں پر جانے کا مقصد قرآن کی زبان میں پوجنے والوں کا جواب:

\* ”ہم تو ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہ اللہ تک ہماری رسائی کر دیں۔“ [الزمر: ۳]

\* ”مشرک یہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔“ [یونس: ۱۸] اور مشرکوں کے اس جواز کا جواب قرآن ان الفاظ میں دیتا ہے:

۱۔ ”اسی (اللہ) کو پکارنا بحق ہے۔ وہ دوسری ہستیاں جنہیں اسے (اللہ کو) چھوڑ کر پکارتے ہیں وہ ان کی دعاؤں کا کوئی جواب نہیں دے سکتیں۔ انہیں پکارنا تو ایسا ہے جیسے کوئی شخص پانی کی طرف ہاتھ پھیلا کر اس سے درخواست کرے کہ تو میرے منہ تک پہنچ جا، حالانکہ پانی اس تک پہنچنے والا نہیں۔ بس اسی طرح کافروں کی دعائیں بھی کچھ نہیں ہیں، مگر ایک تیر بے ہدف۔“

[الرعد: ۱۴]

اللہ تعالیٰ ایک اور جگہ پر ارشاد فرماتے ہیں:

۲۔ ”کیا اللہ کو چھوڑ کر ان لوگوں نے دوسروں کو شفیع بنارکھا ہے؟ ان سے کہو

شفاعت ساری کی ساری اللہ کے اختیار میں ہے۔ آسمانوں اور زمین کی  
بادشاہی کا وہی مالک ہے۔ پھر اسی کی طرف تم پلٹائے جانے والے ہو۔“

[الزمر: ۴۳، ۴۴]

اللہ نے پیارے نبی ﷺ کو حکم دیا کہ کہو:

”کیا میں اسے (اللہ کو) چھوڑ کر دوسرا معبود بنالوں؟ حالانکہ اگر  
اللہ رحمان مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو نہ ان کی شفاعت میرے کسی  
کام آ سکتی ہے اور نہ وہ ہی مجھے چھڑا سکتے ہیں۔“ [یسین: ۲۳]

نیز فرمایا:

”ہاں کیا ان لوگوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو معبود قرار دے رکھا ہے  
جو ان کی سفارش کریں گے۔ آپ (ﷺ) کہہ دیجئے کہ اگرچہ یہ  
کچھ بھی قدرت نہ رکھتے ہوں اور کچھ بھی علم نہ رکھتے ہوں۔ آپ کہہ  
دیں کہ سفارش تو تمام تر اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔“ [الزمر: ۴۴]

ایک اور جگہ پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”جب ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی (اور) گھسیٹے  
جائیں گے، کھولتے ہوئے پانی میں۔ پھر آگ میں جھوک دیئے  
جائیں گے، پھر ان سے کہا جائے گا کہ وہ کہاں ہیں جن کو تم (اللہ  
کے) شریک بناتے تھے غیر اللہ؟ کہیں گے وہ تو ہم سے جاتے رہے  
بلکہ ہم تو ہمیں کسی جزا کو پکارتے ہیں نہ تھے۔ اسی طرح اللہ کافروں کو گراہ  
کتاب و سنت کی روثقی میں چکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

کرتا ہے۔” [المؤمن: ٧١ تا ٧٤]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”اور اس (اللہ) کے سواتم جن کو پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گھٹلی کے  
چھلکے کے برابر بھی اختیار نہیں رکھتے۔“ [فاطر: ١٣]

نیز فرمایا:

”تم اللہ کو چھوڑ کر جن کی بندگی کرتے ہو۔ وہ صرف چند نام ہیں جو تم  
نے اور تمہارے باپ دادا نے خود رکھ لیے ہیں۔ اللہ نے ان کے  
بارے میں کوئی سند نازل نہیں کی۔“ [یوسف: ٤٠]

اللہ تعالیٰ نے مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

”اور جس روز اللہ ان لوگوں کو اور جن (اہل القبور) کو وہ اللہ کے سوا  
پوچھتے تھے، ان کو جمع کرے گا، پھر فرمائے گا: کیا تم نے میرے ان  
بندوں کو گراہ کیا تھا یا یہ راہ سے خود گراہ ہو گئے تھے۔ وہ عرض کریں گے  
کہ معاذ اللہ! ہماری کیا مجال تھی کہ ہم آپ (اللہ) کے سوا اور وہ کو کو  
اپنا کار ساز بناتے۔“ [الفرقان: ١٧]

ای کی وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اور یہ لوگ اللہ کے سوا ان کی پرسش کر رہے ہیں جونہ ان کو نقصان پہنچا  
سکتے ہیں نہ نفع۔ اور کہتے یہ ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی  
ہیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ کیا تم اللہ کو اس بات کی خبر دیتے ہو جسے نہ وہ

ہم کدھر جا رہے ہیں

آسمانوں میں جانتا ہے نہ زمین میں۔ پاک ہے وہ اور بالا و برتر ہے  
اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔“ [یونس: ۱۸]

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اب تم تنِ تہاہ مارے سامنے حاضر ہو گے، جیسا ہم نے تمہیں پہلی  
بار اکیلا پیدا کیا تھا جو کچھ ہم نے تمہیں دنیا میں دیا تھا وہ سب تم پیچھے  
چھوڑ آئے ہو اور اب ہم تمہارے ساتھ ان سفارشیوں کو بھی نہیں  
دیکھتے جن کے متعلق تم سمجھتے تھے کہ تمہارے کام بنانے میں ان کا بھی  
کچھ حصہ ہے۔ تمہارے آپس کے رابطے ٹوٹ گئے اور وہ سب تم سے  
گم ہو گئے جن کا تم زعم رکھتے تھے۔“ [آل انعام: ۹۴]

### غیب کا علم صرف اللہ کے پاس ہے:

پیغمبر یا اولیاء اللہ غیب کا علم نہیں رکھتے۔ اللہ فرماتا ہے:

\* ”کہہ دیجئے کہ آسمانوں اور زمین میں سے سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں  
جانتا۔“ [النمل: ۶۵]

محمد رسول اللہ ﷺ بھی غیب نہیں جانتے تھے۔

\* ”فرما دیجئے کہ میں اپنی ذات کے لیے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ کسی  
نقصان کا، مگر اتنا ہی جتنا اللہ نے چاہا ہوا اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو  
میں بہت سے منافع حاصل کر لیتا اور کوئی مجھے نقصان نہ پہنچتا۔ میں تو محض

ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں۔“

[الأعراف: ١٨٨]

رسول اللہ ﷺ غیب نہیں جانتے تھے۔ اگر جانتے ہوتے تو:

\* واقعہ افک سے پریشان نہ ہوتے۔ ①

\* حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی افواہ سن کر ان کا بدله لینے کی قسم نہ کھاتے۔ ②

رسول اللہ ﷺ انسان تھے:

﴿ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَى إِلَيَّ طَهَرٌ ۝ ﴾ [الکھف: ١٠٩]

”کہہ دیجیے کہ میں تو تم جیسا انسان ہوں۔ میری طرف وحی کی جاتی ہے۔“

نبی ﷺ سے پہلے بھی جتنے نبی رسول آئے وہ سب انسان ہی تھے۔

”ہم نے آپ (ﷺ) سے پہلے بھی جب رسول بھیجے آدمی بھیجے

ہیں، جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے۔“ [النحل: ٤٣]

”اگر دنیا میں فرشتے رہتے ہوتے تو اللہ تعالیٰ رسول بھی فرشتوں میں سے بھیجتے۔“

”آپ (ﷺ) کہہ دیجیے کہ اگر زمین میں فرشتے چلتے پھرتے،

رہتے اور بستے، تو ہم ان کے پاس کسی آسمانی فرشتے ہی کو رسول بناؤ کر

بھیجتے۔“ [بنی اسرائیل: ٩٥]

① صحيح البخاري۔ کتاب المغازى۔ باب حديث الإفك۔ رقم الحديث: ٤١٤١۔

② الرحیق المختوم (اردو) ٤٦٥

### نذر یامنت:

حدیث قدسی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے: ”آدمی کو منت ماننے سے وہ بات حاصل نہیں ہوتی، جو میں نے اس کے مقدار میں نہیں کی۔ بلکہ (منت مانا) بھی اس کی تقدیر میں اس لیے لکھ دیا جاتا ہے کہ میں تقدیر میں منت مانا لکھ کر بخیل سے پیغمبر نکلوتا ہوں۔“<sup>①</sup>

### رسول اللہ ﷺ حیات نہیں:

”اور (اے پیغمبر ﷺ) ہم نے تم سے پہلے کسی آدمی کو ہمیشہ کی زندگی نہیں دی، بھلا اگر تم مر جاؤ تو کیا یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے۔“ ”آپ ﷺ کو بھی مرتا ہے اور ان (مشرکین و کفار و مخالفین) کو بھی مرتا ہے۔“ [الزمر: ۳۰]

### قبروں والے نہیں سن سکتے:

﴿إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ﴾ [النمل: ۸۰]  
”بے شک آپ مُردوں کو نہیں سن سکتے۔“

نیز فرمایا:

﴿وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ﴾ [الفاطر: ۲۲]  
”اوہ آپ ان کو نہیں سن سکتے جو قبروں میں ہیں۔“

## مجزہ رسول ﷺ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے مقتولین کو تین دن تک ایسے ہی پڑا رہنے دیا۔ پھر آپ ﷺ ان کے پاس آئے اور ان پر کھڑے ہو کر آواز دی۔ اے ابو جہل بن ہشام، امیہ بن خلف، عقبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ! تمہارے رب نے تمہارے ساتھ جو وعدہ کیا تھا کیا تم نے اسے حق پالیا؟ میرے رب نے میرے ساتھ جو وعدہ کیا تھا میں نے تو اسے حق پالیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد سننا تو عرض کیا:

”یا رسول اللہ ﷺ! یہ کیسے سن سکتے ہیں اور کیا جواب دے سکتے ہیں، حالانکہ یہ تو مردار ہو چکے ہیں؟“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں جو کچھ ان سے کہہ رہا ہوں وہ تم ان سے زیادہ نہیں سن رہے۔ البتہ یہ جواب نہیں دے سکتے۔“

پھر آپ ﷺ نے انہیں ٹھکانے لگانے کا حکم دیا۔ تو وہ گھسیٹ کر قلب (بدر کا کنوں) میں ڈال دیئے گئے۔ ①

اب یہاں یہ بات واضح رہے کہ بدر کے مقتولین کا سنار رسول اللہ ﷺ کا مجزہ تھا نہ کہ یہ دلیل لی جاسکتی ہے کہ مردے سنتے ہیں۔

① صحیح مسلم۔ کتاب الجنۃ وصفة نعیمها۔ باب عرض مقعد المیت من الجنۃ والنار عليه..... حدیث: ۲۸۷۳، ۲۸۷۴۔

اگر تمام مردے ہی سننے ہوتے تو حضرت ﷺ یہ نہ کہتے کہ یا رسول اللہ ﷺ علیہم السلام !  
یہ کیسے سن سکتے ہیں یہ تو مدار ہو چکے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ علیہم السلام  
انہیں (مسلمانوں کو) مردوں کے نہ سننے کی تعلیمات دے چکے ہیں..... اگر مردوں  
کے سننے کی تعلیمات نہ دیں ہوتیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سوال یہ ہوتا کہ: ”کیا  
مردے سن سکتے ہیں؟“

حضور ﷺ کا یہ اعجاز تھا کہ آپ ﷺ کافرمانِ حکومت الہی بدر کے مقتولین نے سنا۔

### بزرگ و اولیاء کا رساز نہیں:

\* ”لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے، اسے غور سے سنو کہ جن لوگوں کو تم  
پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں بن سکتے۔ اگرچہ اس کے لیے سب اکٹھے  
ہو جائیں اور اگر وہ مکھی کوئی چیزان سے چھین کر لے جائے تو اسے چھڑا نہیں  
سکتے۔ طالب و مطلوب دونوں گئے گزرے ہیں۔“ [الحج: ٧٣]

جو لوگ پیغمبروں اور ان کے اوپر نازل ہونے والی کتب کا انکار کرتے ہیں وہ  
کھولتے ہوئے پانی میں گھسیٹے جائیں گے۔“

\* ”جن لوگوں نے کتاب (قرآن) کو اور جو ہم نے اپنے پیغمبروں کو دے کر  
بھیجا اس کو جھٹلایا وہ عنقریب معلوم کر لیں گے، جبکہ ان کی گردنوں میں طوق  
اور زنجیریں ہوں گی، کھولتے ہوئے پانی میں گھسیٹے جائیں گے۔ پھر ان سے

ہم کو میر جا رہے ہیں

کہا جائے گا کہ وہ کہاں ہیں، جنہیں تم (اللہ کا) شریک بتاتے تھے غیر اللہ وہ کہیں گے کہ وہ تو ہم سے جاتے رہے۔ بلکہ ہم تو پہلے کسی کو پکارتے ہی نہ تھے۔ اسی طرح اللہ کافروں کو گمراہ کرتا ہے۔” [المؤمن: ٧٤، ٧٥]

قیامت کے دن جن کی یہ پرستش کرتے تھے وہ ان سے براءت کا اعلان کر دیں گے۔ ”اور جس دن وہ انہیں جمع کرے گا اور جن کی وہ پرستش کرتے ہیں اللہ کے سوا، تو وہ کہے گا کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا؟ یا وہ خود راستہ سے بہک گئے؟ تو وہ کہیں گے تو پاک ہے ہمارے لیے سزا وار نہ تھا کہ ہم تیرے سوا اور وہ کو مد دگار بناتے۔ لیکن تو نے انہیں اور ان کے باپ دادا کو آسودگی دی یہاں تک کہ وہ تیری یاد بھول گئے اور وہ ہلاک ہونے والے لوگ تھے۔“

(قبوں کے پچاریوں سے مخاطب ہو کر اللہ فرمائے گا)

”تمہارے ان معبودوں نے تو تم کو تمہاری باتوں میں جھوٹاٹھہرا دیا۔ سوتھم نہ تو خود کو ٹال سکتے ہو اور نہ مدد دیئے جاسکتے ہو اور جو تم میں ظالم ہو گا، ہم اس کو بڑا عذاب چکھائیں گے۔“ [الفرقان: ١٧ تا ١٩]

نیز ایسے لوگوں کو سب سے بڑا گمراہ قرار دیا گیا ہے۔

”اوہ اس سے بڑا گمراہ کون ہے؟ جو اللہ تعالیٰ کے سوا ایسے لوگوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی کوئی دعا قبول نہ کر سکیں اور جب لوگ (میدانِ محشر) میں جمع کیے جائیں گے۔ تو وہ ان کے دشمن ہوں گے

اور وہ ان کی عبادت سے انکار کریں گے۔” [الاحقاف: ٦، ٥]

اولیاء اور بزرگوں کو کار ساز سمجھنے والے نہ صرف انہیں اپنے لیے مشکل کشاء، داتا، دشگیر مانتے ہیں، بلکہ دنیا سے جانے کے بعد عالم بزرخ اور آخرت میں بھی وہ اپنے فیض سے خود فیضیاب ہو رہے ہیں۔

اس عقیدہ سے متعلق ایک مثال ملاحظہ کریں:

محی الدین ابن عربی کو بادشاہ نے کہلا بھیجا: ”میری لڑکی بیمار ہے، آپ آ کر عبادت کریں تو شاید آپ کی برکت سے شفاء ہو۔“ محی الدین ابن عربی نے آ کر کہا: ”عزرائیل تو روح قبض کرنے آ گیا ہے۔“

بادشاہ آپ کے قدموں پر گر پڑا اور کہا: ”اس کا علاج آپ کے ہاتھ میں ہے۔“ ابن عربی نے عزرائیل ﷺ سے فرمایا: ”عزرائیل ٹھہر! ہم اپنی لڑکی تمہارے ساتھ روانہ کر دیتے ہیں۔“ چنانچہ گھر آئے، دروازے کی طرف منہ کر کے فرمایا: ”عزرائیل! یہ لڑکی حاضر ہے، لڑکی اسی وقت زمین پر گری اور مر گئی۔ بادشاہ کی لڑکی اچھی ہو گئی۔“ ①

اس واقعہ سے درج ذیل باتیں سامنے آئیں:

- (i) حضرت عزرائیل ﷺ کے بجائے اولیاء کے احکام کے پابند ہیں۔
- (ii) زندگی اور موت پر اولیاء کرام کا پورا پورا اختیار ہے۔
- (iii) اولیاء کرام اللہ کے فیصلوں کو بدلنے کا اختیار رکھتے ہیں۔

(v) اولیاء غیب کو دیکھ رہے ہیں۔

(vi) اولیاء کو عز رائیل ﷺ نظر آتے ہیں۔

ایک اور مثال ملاحظہ ہو:

”جب شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ جہاں فانی سے عالم جاودانی میں تشریف لے گئے تو ایک بزرگ کو خواب میں بتایا کہ منکر نکیر نے جب مجھ سے مَنْ زَئِلَ؟ (تیرارب کون ہے؟) پوچھا تو میں نے کہا: اسلامی طریقہ یہ ہے کہ پہلے سلام اور مصافحہ کرتے ہیں۔ چنانچہ فرشتوں نے نادم ہو کر مصافحہ کیا تو شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیے اور کہا کہ تخلیق آدم کے وقت تم نے آتَجَعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا (کیا تو پیدا کرتا ہے، اسے زمین میں جو فساد برپا کرے) کہہ کر اپنے علم کو اللہ کے علم سے زیادہ سمجھنے کی گستاخی کیوں کی؟ نیز تمام بنی آدم کی طرف فساد اور خون ریزی کی نسبت کیوں کی؟ تم میرے ان سوالوں کا جواب دو گے تو چھوڑوں گا اور نہ نہیں۔ منکر نکیر ہکابکارہ گئے۔ اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کی، مگر اس دلاور، یکتا نے میدان جبروت اور غوث بحر لاہوت کے سامنے قوت ملکوتی کیا کام آتی۔ مجبوراً فرشتوں نے عرض کیا: ”حضور! یہ بات سارے فرشتوں نے کی تھی۔ لہذا آپ ہمیں چھوڑ دیں، تاکہ باقی فرشتوں سے پوچھ کر جواب دیں۔ حضرت غوث الشقلینؑ نے ایک فرشتے کو چھوڑا، دوسرے کو پکڑ رکھا، فرشتے نے جا کر سارا حال بیان کیا۔ تو سب فرشتے اس سوال کے جواب سے عاجز رہ گئے۔ تب باری تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ میرے محظوظ کی خدمت میں

ہم کدھر جا رہے ہیں

56

حاضر ہو کر اپنی خطا معاف کراؤ۔ جب تک وہ معاف نہ کرے گا رہائی نہ ہو گی۔  
چنانچہ تمام فرشتے محبوب سبحانی کی خدمت میں حاضر ہو کر عذر خواہ ہوئے،  
حضرت صدیت (اللہ) کی طرف سے بھی شفاعت کا اشارہ ہوا۔ اس وقت حضرت  
غوثِ اعظم نے جناب باری تعالیٰ میں عرض کی:

”اے خالق کل، رب اکبر! اپنے رحم و کرم سے میرے مریدین کو بخش دے  
اور ان کو منکر نکیر کے سوالوں سے بری فرمادے تو میں ان فرشتوں کا قصور معاف کرتا  
ہوں۔“

فرمانِ الہی پہنچا کہ میرے محبوب! میں نے تیری دعا قبول کی فرشتوں کو معاف  
کر، تب جناب غوثیت مآب نے فرشتوں کو چھوڑا اور وہ عالم ملکوت کو چلے گئے۔ ①  
ذکورہ بالا واقعہ سے درج ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

- (i) فرشتے اولیاء اللہ کے سامنے جواب دہیں۔
- (ii) فرشتے اولیاء اللہ کے سامنے عاجز ہیں۔
- (iii) اولیاء اللہ کے سامنے اللہ بھی سفارشی ہیں۔
- (iv) عبد القادر جیلانی کے تمام مرید فتنہ قبر سے محفوظ ہیں۔
- (v) اللہ تعالیٰ کی ذات عبد القادر کے سامنے، فرشتوں کو بخشوائے کے لیے،  
مریدین کو بخشنے پر مجبور ہیں۔
- (vi) فرشتوں کی خطا پر اللہ نے پکڑنہ کی اور عبد القادر جیلانی نے جواب دہ کر لیا۔

(vii) فرشتوں نے گستاخی اللہ کے ساتھ کی اور معافی عبدالقادر جیلانی سے مانگی۔ اولیاء اللہ کے واقعات کے بعد عہد نبوی ﷺ میں فوت ہونے والے صحابی کے واقعہ کو بھی پڑھیں۔

قبلہ اوس کے سردار حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو رسول رحمت ﷺ تشریف لائے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا سراپے زانوئے مبارک پر رکھا اور اللہ کے حضور دعا فرمائی۔ یا اللہ! سعد نے تیری راہ میں بڑی تکلیف اٹھائی، تیرے رسول ﷺ کی تصدیق کی، اسلام کے حقوق ادا کیے۔ یا اللہ! اس کی روح کے ساتھ ویسا ہی معاملہ فرمایا، جیسا تو اپنے دوستوں کے ساتھ فرماتا ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی موت پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”سعد رضی اللہ عنہ کی موت پر رحمان کا عرش کا نamp; گیا ہے۔“ ④

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھایا گیا تو ہلکا محسوس کیا گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”سعد کا جنازہ تو فرشتوں نے اٹھا رکھا ہے۔“ آپ ﷺ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور اپنے جانشیر صحابی کے لیے مغفرت کی دعا فرمائی۔ نمازِ جنازہ کے بعد ارشاد فرمایا:

”سعد کے جنازے میں ستر ہزار فرشتے شریک ہوئے ہیں۔“

پھر یہ بھی ارشاد فرمایا کہ سعد کی روح کے لیے آسمان کے سارے دروازے

① صحیح البخاری۔ کتاب مناقب الانصار۔ باب مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ۔

رقم الحديث۔ ۳۸۰۳۔

کھول دیئے گئے ہیں تاکہ جس دروازے سے چاہے اس کی روح اوپر جاسکے۔ جنت البقع میں تدفین ہوتی۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے قبر کھودی اور گواہی دی: ”اللہ کی قسم! مجھے اس قبر سے مشک کی خوبصورتی ہے۔“ رسول اللہ ﷺ نے لغش اپنے دست مبارک سے قبر میں رکھی۔ قبر پر مٹی ڈالنے کے بعد آپ دیر تک سبحان اللہ! سبحان اللہ! ارشاد فرماتے رہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ ﷺ کو دیکھ کر یہی کلمات دہرانے لگے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے اللہ اکبر! اللہ اکبر! فرمانا شروع کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ یہ کلمات دہرانے شروع کر دیئے۔ دعا سے فراغت کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے تسبیح اور تکبیر کیوں کی؟“

آپ نے ارشاد فرمایا: ”تدفین کے بعد قبر نے سعد کو دبایا تھا۔ میں نے اللہ سے دعا کی تو اللہ نے قبر کو فراخ فرمادیا۔“

ایک موقع پر نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی کہ:

”اگر قبر کے دبانے سے کوئی شخص نجات پا سکتا تو وہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ہوتے۔“

ذکورہ بالا واقعہ سے یہ باتیں معلوم ہوتی ہیں:

(ا) گناہ معاف کرنے کا اختیار صرف اللہ کے پاس ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ایمان کی گواہی تو دی، لیکن مغفرت کے لیے اللہ

کے حضور دعا فرمائی۔

(ii) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ آپ ﷺ نے خود پڑھائی۔ ستر ہزار فرشتے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ میں شریک ہوئے۔ ان کی روح کے لیے آسمان کے دروازے سارے کھول دیئے گئے۔ میت کو رسول رحمت ﷺ نے اپنے دست مبارک سے قبر میں اتارا۔ اس کے باوجود قبر نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو دبایا۔

معلوم ہوا کہ اللہ اپنے تمام بندوں کے معاملات پر غالب ہے۔ اس کے امر کو اللہ کا رسول نال سکانہ ستر ہزار فرشتے۔

(iii) رسول اکرم ﷺ نے جب دیکھا قبر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو دبایا ہی ہے، تو گھبراہٹ کے عالم میں اللہ تعالیٰ کی حمد و شاء اور تقدیس و تکبیر بیان کرنا شروع کر دی اور اس وقت تک کرتے رہے، جب تک حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو قبر کی تکلیف سے نجات نہ مل گئی۔

معلوم ہوا کہ اللہ کے حضور عاجزی و انکساری کے ساتھ منت سماجت اور درخواست تو کی جاسکتی ہے، زبردستی کے ساتھ اللہ کے رسول ﷺ بھی اپنی بات نہیں منوا سکتے۔ [واقعات اتا ۳۳ ماخوذ از قبر کا بیان: اقبال کیلانی]

مذکورہ تمام واقعات بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ قاری خود فیصلہ کر سکے کہ نبی اور اولیاء و بزرگ کس مقابلے پر ہیں۔ کیا یہ بات عقل تسلیم کرتی ہے؟ اور ایک مومن کا ایمان بنتا ہے کہ عالم بزرخ کی حقیقت سے نبی ﷺ تو واقف نہیں، لیکن

ہم کدھر جا ہے ہیں

بزرگ علم رکھتے ہیں۔ ایک نبی ﷺ تو کسی کی تکلیف اور موت ثالثے میں بے بس ہیں۔ لیکن اولیاء اللہ عزرا میل ﷺ کو اللہ کے حکم کے خلاف کسی کی موت کو کسی اور کی موت سے بدل دیتے ہیں۔

اللہ عقل سلیم عطا کرے اور ہم سب کی اصلاح فرمائے۔ (آمین)



## قبر جائے عبرت یا جائے تماشہ؟

قبرواقعی بڑے خوف اور گھبراہٹ کی جگہ ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے خود یہ بات ارشاد فرمائی:

”میں نے قبر سے زیادہ گھبراہٹ والی جگہ کوئی نہیں دیکھی۔“ ①

ایک جنازے کے موقع پر رسول اکرم ﷺ قبر کے سرہانے تشریف فرماتھے، آپ ﷺ قبر کی ہولناکی کو یاد فرماتے اس قدر روئے کہ آپ کے آنسوؤں سے قبر کی مٹی تر ہو گئی اور آپ نے فرمایا:

”میرے بھائیو! اس کے لیے کچھ تیاری کرلو۔“ ②

رسول اکرم ﷺ نے امت کو قبر کی زیارت کی اجازت ہی صرف اس لیے دی ہے کہ اس سے آخرت کی یاد آئے گی۔ ③

مسند احمد کے الفاظ یہ ہیں:

”قبر کی زیارت کرو کہ اس میں سامانِ عبرت ہے۔“ ④

① جامع الترمذی۔ أبواب الرہد۔ باب [ما جاء في فطاعة القبر وأنه أول منازل الآخرة] رقم الحديث ۲۳۰۸۔

② سنن ابن ماجہ۔ أبواب الرہد۔ باب الحزن والبكاء۔ رقم الحديث ۴۱۹۵۔

③ جامع الترمذی۔ أبواب الجنائز۔ باب ما جاء في الرخصة في زيارة القبور۔ ۱۰۵۴۔

④ مسند احمد بحواله صحيح۔ الترغیب والترہیب۔ کتاب الجنائز وما يتقدمها۔ باب الترغیب في زيارة الرجال القبور۔ حدیث: ۳۵۴۳۔

شَذُولْ بِسْنُتْ كِرَامَهَا؟ أَنْ تَحْكُمْ بِهِيْنَهُونَ  
 مَوْلَهُونَ  
 ❀ حَلَّكَهُ، مُشَمَّعَهُ عَنْ الْوَطَنِ  
 فَهَا لَنْ يَنْبَغِي، وَلَمْ يَفْجُرْ  
 مَعْنَى مَدَنْهُونَ  
 أَنْ تَمْلَأَهُونَ  
 بِسَفَهَاتِهِ، بِإِعْلَامَهُونَ  
 أَنْ تَرْكَهُونَ  
 فَلَمْ يَكُنْ  
 أَكْلَهُونَ، لَمْ يَجْعَلْ  
 قَلْبَهُونَ  
 بِقَلْبِهِونَ  
 ذَاهِنَهُونَ  
 بِذَاهِنِهِونَ  
 كَذَاهِنَهُونَ  
 بِكَذَاهِنِهِونَ  
 دَاهِنَهُونَ  
 بِدَاهِنِهِونَ  
 مَاهِنَهُونَ  
 بِمَاهِنِهِونَ  
 مَاهِنَهُونَ  
 بِمَاهِنِهِونَ

سجادہ نشین منشیات فروخت کرتے ہوئے پکڑا گیا۔

(روزنامہ "خبریں" لاہور، ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۲ء)

رائے ونڈ میں بابارحمت شاہ کے مزار پر عرس میں ورائی پروگرام کے نام پر لگائے گئے سات کیمپوں میں مخالف مجرما جاری ہیں۔ درجنوں نو عمر لڑکیاں فخش ڈانس کر کے تماش بینوں سے دادعیش حاصل کر رہی ہیں۔ تماش بین نئے نوٹوں کی گھٹیاں لے کر یہاں پہنچ جاتے ہیں اور رات دو بجے تک گھنگروؤں کی جھنکار پر شرایبوں کا شور سنائی دیتا رہتا ہے۔

سامنے کیل شوز پروگرام میں نو عمر لڑکے، لڑکیوں کے روپ میں ڈانس کر کے ہم جنس پرستی کی دعوت دے رہے ہیں، عرس میں جوا، شراب نوشی اور اسلحہ کی نمائش سر عام ہے۔ شہریوں کے احتجاج کے باوجود دکوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور، ۶ اگست ۲۰۰۱ء)

ڈبہ پیروں نے غیر ملکی ایجنتوں کا کاروبار بھی سنبھال لیا۔ سرکاری حلقوں سے گھرے تعلقات، پولیس..... جرام پیشہ افراد کو پیروں کے سیاسی اور سرکاری اثر و سوخ کی بناء پر پکڑنے سے خائف رہتی ہے جو پیری مریدی کی آڑ میں منشیات فروشی اور بدکاری کے اذوں کی سر پرستی کرتے ہیں۔ داتا دربار میں پھرنے والے درویش سیاسی جلسوں میں باقاعدگی سے شرکت کرتے ہیں۔

(خبریں، رپورٹ بحوالہ "شاہراہ بہشت پر" از امیر حمزہ، صفحہ: ۷۹)

یہ ایک مختصر تعارف ہے مزاروں، خانقاہوں اور آستانوں کی دنیا کا جو ہماری دنیا سے کہیں زیادہ نگین، کہیں زیادہ دلفریب اور کہیں زیادہ پرکشش ہے۔ ایسی قبروں اور مزاروں پر جا کر کے موت یاد آئے گی؟ آخرت کا خیال کے آئے گا؟

تاہم جن علماء کرام کے مسلک میں یہ تمام امور جائز ہیں، ان کی خدمت میں ہم بڑی درد مندی اور خلوص سے یہ درخواست کرنا چاہتے ہیں کہ براہ کرم غور فرمائیں! کہ چڑھاوے چڑھانے، عرس منانے، نذر و نیاز دینے، منتیں ماننے، صدقہ خیرات کرنے اور مرادیں مانگنے کے بہانے مزاروں، خانقاہوں اور آستانوں پر تشریف لانے والے مرد اور عورتیں معاشرے میں جس بے حیائی، فحاشی، بدکاری اور دیگر جرائم کے حیا سوز کلپھر کو جنم دے رہے ہیں اس کا ذمہ دار کون ہے؟ قیامت کے روز اس کی جوابد ہی اور مسئولیت کس کے ذمے ہوگی؟

(”قبر جائے عبرت یا جائے تماثہ“، ”ما خوذ از“، ”قبر کا بیان“، ”اقبال کیلانی صاحب“)



## الصَّلوة

حکم نماز:

”اور اپنے گھروالوں کو نماز کا حکم کرو اور اس پر قائم رہو۔ ہم تم سے روزی کے درخواستگار نہیں بلکہ ہم تمہیں رزق دیتے ہیں اور (نیک) انجام (اہل) تقویٰ کا ہے۔“ [طہ: ۱۳۲]

بے نماز.....نمازی:

”ایسے نمازوں کے لیے خرابی ہے جو نماز سے غافل ہیں، جو ریا کاری کرتے ہیں۔“ [الماعون: ۶۴ تا ۶۵]

بے نمازی کا ٹھکانہ:

”جو جنت میں ہوں گے وہ پوچھیں گے مجرموں سے (دوخیوں سے) تم کو کیا چیز جہنم میں لے گئی؟ وہ کہیں گے: ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے اور نہ ہم مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے اور ہم مل کر (حق کے خلاف) باتیں بنانے والوں کے ساتھ تھے اور ہم روزِ جزا کو جھلاتے تھے، یہاں تک کہ ہمیں موت آگئی۔“

[المدثر: ۴۰ تا ۴۷]

## الصلوٰۃ:

لغوی معنی: ..... دعا، تحسین، تعظیم کرنا، عاجزی اختیار کرنا۔

اصطلاحی معنی: ..... وہ خاص طریقہ عبادت جو محمد ﷺ سے ثابت ہے اور جو شب و روز پانچ مرتبہ وقت کی پابندی کے ساتھ ہر مسلمان پر فرض کیا گیا ہے۔

قرآن میں الصلوٰۃ چار مختلف معنوں میں استعمال ہوا ہے:

### \* دعا کے معنی میں:

﴿ وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَوةَكَ سَكُنٌ لَّهُمْ ﴾ [التوبۃ: ۱۰۳]

”اور (اے محمد ﷺ) ان (زکوٰۃ دینے والوں) کے حق میں دعائے خیر کیجئے۔ بے شک آپ ﷺ کی دعا ان کے لیے باعث سکون ہے۔“

### \* نماز کے معنی میں:

﴿ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ ﴾ [البقرۃ: ۴۳]

”اوہ نماز قائم کرو۔“

### \* نمازِ جنازہ کے معنی میں:

﴿ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ أَبَدًا ﴾ [التوبۃ: ۸۴]

”اور (اے محمد ﷺ) ان (منافقین) میں سے اگر کوئی مر جائے تو کبھی اس کی نمازِ جنازہ نہ پڑھنا۔“

### \* رحمت کے معنی میں:

﴿ إِنَّ اللَّهَ وَمَلِئَكَتَهُ يُصَلِّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ﴾ [الأحزاب: ۵۶]

ہم کو ہر جا ہے ہیں

”بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحمت بھیجتے ہیں۔“

نماز.....ایمان کی پرکھ:

ایک مومن خود کو نماز کے آئینے میں پرکھ سکتا ہے کہ وہ ایمان کے کس درجے میں ہے۔ فرمائی رب ہے:

﴿وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَشِعِينَ الَّذِينَ يَظْنُونَ أَنَّهُمْ مُلْقُوا رَبَّهُمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ [آل عمران: ۴۵، ۴۶]

”اور صبر اور نماز سے مدد لو، بلاشبہ نماز ایک بھاری چیز ہے۔ مگر (ان لوگوں کے لیے نہیں جو) عاجزی اختیار کرتے ہیں جو یہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں اور انہیں اسی کی طرف واپس جانا ہے۔“

اور ایسے لوگوں کے لیے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

”جس نے نماز کی پابندی کی قیامت کے دن وہ اس کے لیے روشنی اور دلیل اور وجہ نجات ہوگی۔“ ①

جو ایمان نہیں رکھتا نماز نہیں پڑھتا:

﴿فَلَا صَدَقَ وَلَا صَلَّى﴾ [القيامة: ۳۱]

”پس نہ تو اس نے (کتاب الہی کو) سچا مانا اور نہ نماز پڑھی۔“

ہم کو درجہ جاری ہے ہیں

## نماز کے لیے منافقین کا طرزِ عمل:

اللہ فرماتا ہے:

﴿وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ لَا يَرَأُونَ النَّاسَ  
وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًاٰ مُذَبِّذِينَ بَيْنَ ذَلِكَ فَلَا إِلَى  
هُوَ لَا وَلَا إِلَى هُوَ لَا طَ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَهُ  
هُوَ لَا وَلَا إِلَى هُوَ لَا طَ﴾ [ النساء: ١٤٢، ١٤٣ ]

”جب یہ نماز کے لیے اٹھتے ہیں تو کسماتے ہوئے، محض لوگوں کو دکھانے کی خاطر اٹھتے ہیں اور اللہ کو کم ہی یاد کرتے ہیں۔ یہ کفر اور ایمان کے درمیان لٹک رہے ہیں نہ ادھر کے ہیں اور نہ ادھر کے ہیں۔ جسے اللہ گراہ کرے، آپ (مشتیعۃلیم) اس کے لیے کوئی راستہ نہ پائیں گے۔“

نیز فرمایا:

﴿وَمَا مَنَعَهُمْ أَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَتْهُمْ إِلَّا أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ  
وَبِرَسُولِهِ وَلَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالَىٰ وَلَا  
يُنْفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كَرِهُونَ﴾ [ التوبۃ: ٥٤ ]

”ان سے ان کے صدقات قبول نہ کیے جانے کی وجہ صرف یہ ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول (مشتیعۃلیم) کا انکار کیا اور اگر یہ نماز

ہم کو ہر جا ہے ہیں

کے لیے آتے ہیں تو ڈھیلے ڈھالے اور اگر کچھ خرچ کرتے ہیں تو  
محبوب اُنہی کرتے ہیں۔“

اسی طرح حدیث نبوی ﷺ ہے:  
”منافقین پر عشاء اور فجر کی نماز بہت گراں ہوتی ہے۔“ ①

نماز.....moman کے لیے:

((الصَّلَاةُ نُورُ الْمُؤْمِنِ)) ②

”نماز مومان کے لیے نور ہے۔“

اور رب کریم کا ارشاد ہے:

﴿قُدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى ۝﴾

[الأعلى: ١٥ - ١٤]

”فلاح پا گیا وہ شخص جس نے تزکیہ کیا اور اپنے رب کے نام کا ذکر  
کیا۔ پس نماز ادا کی۔“

مومان کی زندگی میں نماز کا کردار:

نماز ایک باعمل نمازی پر کیسے اثر انداز ہوتی ہے..... اس کا جواب قرآن کے  
ان الفاظ سے واضح ہوتا ہے:

① صحيح البخاري۔ كتاب الأذان۔ باب فضل صلاة العشاء في الجمعة۔ حدیث: ٦٥٧۔

② سنن ابن ماجہ۔ أبواب الرہد۔ باب الحسد۔ حدیث: ٤٢١٠۔

ہم کو درجہ جاری ہے ہیں

70

» إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهِيَ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ «

[العنکبوت: ٤٥]

”بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔“

لکھ فکر یہ:

سوچنے کی بات یہ ہے کہ ہم دن میں پانچ مرتبہ نماز پڑھتے ہیں لیکن ہماری نماز ہمیں برائی سے نہیں روکتی کیونکہ ہم نماز کے ساتھ ساتھ برابرثی وی دیکھنے کا مشغله جاری رکھے ہوئے ہیں، موسیقی روح کی غذا بن گئی ہے۔ جھوٹ، دھوکہ، فریب گھٹی کے ساتھ خون میں گردش کر رہے ہیں۔

آخر اس آیت کا اطلاق ہم پر کیوں نہیں ہو رہا؟ ہماری نمازوں میں ہمیں برے کاموں سے کیوں نہیں روک پا رہیں؟

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری نماز..... نمازوں نبوی ﷺ نہیں ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا اسی طرح نماز پڑھتے رہو۔“ \*

لیکن ہم مسنون طریقہ بھلا بیٹھے ہیں۔ نماز ایک بوجھ ہے جو دن میں ہم پانچ مرتبہ اٹارتے ہیں، عادتاً نماز پڑھ لیتے ہیں یا مجبوراً۔ اور جو نماز پڑھتے ہیں وہ بھی اوپر تلے سجدے دے کر شرط پوری کر لیتے ہیں۔

❶ صحيح البخاري۔ كتاب الأذان۔ باب الأذان للمسافر ين إذا كانوا جماعة۔ حدیث: . ۶۳۱

ہم کو ہر جا رہے ہیں

**حال افگان** رسول اللہ ﷺ نے کوئے کی طرح ٹھوکیں مارنے اور درندے کی طرح بازو پھیلانے سے منع فرمایا ہے۔ ①

اور بخاری شریف میں ہے:

”حدیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا، وہ رکوع اور سجدہ پوری طرح نہیں کرتا تھا۔ حدیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تو نے نماز ہی نہیں پڑھی اور تو مرے گا تو اس طریق پر نہیں مرے گا جس پر اللہ نے حضرت محمد ﷺ کو پیدا کیا تھا۔“ ②

ان احادیث کی روشنی میں ہمیں اپنی نمازوں پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔

### تارک نماز کا حکم:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

”بندے اور کفر میں ملاپ کی کوئی چیز نہیں ہے، مگر نماز چھوڑ دینا۔“ ③

اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

”ہمارے اور منافقوں کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے، جس نے

① سنن أبي داؤد۔ کتاب الصلاة۔ باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع والسجود۔ حدیث: ۸۶۲۔

② صحیح البخاری۔ کتاب الأذان۔ باب إذا لم يتم الرکوع۔ حدیث۔ ۷۹۱۔

③ جامع الترمذی۔ أبواب الإيمان۔ باب ماجاء في ترك الصلاة۔ حدیث۔ ۲۶۲۰۔ وسنن النسائي۔ کتاب الصلاة۔ باب الحكم في تارك الصلاة۔ ۴۶۵۔

ہم کو ہر جا ہے ہیں

نماز چھوڑ دی وہ کافر ہو گیا۔<sup>۱</sup>

ایک اور حدیث میں بے نمازی کے لیے سخت وعید آئی ہے کہ:

”جو کوئی نماز کی حفاظت نہیں کرے گا اس کے لیے نماز نہ روشنی بنے گی نہ ایمان کی دلیل بنے گی اور نہ نجات کا سبب ہو گی اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہو گا۔<sup>۲</sup>

نمازی کے لیے بشارت:

»إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّلَاةَ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَتَوْا الزَّكُوَةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ [البقرة: ۲۷۷]

”بے شک جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی ان کے لیے ان کے رب کے پاس اجر ہے۔ ان پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔“

اسی اجر اور خوشی کا وعدہ ایک اور جگہ اس انداز میں ہے کہ:

»وَبَشِّرِ الْمُخْتَيِّنَ الَّذِينَ إِذَا ذِكِّرَ اللَّهُ وَجِلَّتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَىٰ مَا أَصَابَهُمْ وَالْمُقْيَمِي الصَّلَاةِ ط

[الحج: ۳۴، ۳۵]

① جامع الترمذی۔ أبواب الإيمان۔ باب ماجاء فی ترك الصلاة۔ حدیث: ۲۶۲۱۔ وسنن النسائي۔ کتاب الصلاة۔ باب الحكم فی تارک الصلاة۔ ۴۶۴۔

② مسند احمد: ۲ / ۱۳۹۱ -

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ہم کدھر جا رہے ہیں

”آپ ﷺ عاجزی کرنے والوں کو بشارت دیجئے، جن کے دل جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ہل جاتے ہیں اور کوئی مصیبت پہنچ تو وہ اس پر صبر کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں.....“

## نماز کیوں قائم کریں؟

اس لیے کہ پیارے رسول ﷺ نے فرمایا:

”قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نماز کے بارے میں محاسبہ ہوگا۔“ ①

اور قرآن کے الفاظ میں اہل دوزخ کی تصویر کا ایک رُخ:

﴿ مَا سَلَكُمْ فِي سَقَرَ ﴾ [المدثر- ٤٢]

”تمہیں دوزخ میں کیا چیز لے آئی؟“

وہ جواب دیں گے:

﴿ قَالُوا لَمْ نَلُكْ مِنَ الْمُصَلَّيْنَ ﴾ [المدثر: ٤٣]

”وہ کہیں گے ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے۔“

اور حدیث نبوی کی رو سے.....

”جو کوئی نماز کی محافظت نہیں کرے گا اس کے لیے نماز نہ روشنی بنے

1 سنن ابی داؤد۔ کتاب الصلاة۔ باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: کل صلاة لا ينتها صاحبها تم من تطوعه: حدیث ۸۶۴۔ وجامع الترمذی۔ أبواب الصلاة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ باب ما جاء أَنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصلاة۔ حدیث: ۴۱۳۔

ہم کدھر جا رہے ہیں

گی، نہ ایمان کی دلیل بنے گی اور نہ نجات کا سبب ہو گی اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہو گا۔ ①

## نماز کیسے قائم کریں؟

◇ طہارت لازمی شرط:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيهِكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوفٍ سُكْمٌ وَارْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهِرُوا أَطْهَرُوا ﴾

[المائدۃ: ۶]

”اے ایمان والو! جب نماز ادا کرنے کے لیے اٹھو تو پہلے اپنے منہ اور کہنوں تک ہاتھوں کو دھولو، اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھولیا کرو اور اگر حالتِ جنابت میں ہو تو نہا کر طہارت حاصل کرو.....“

◇ پابندی وقت:

﴿ فَاقِيمُوا الصَّلَاةَ ۝ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

[النساء: ۱۰۳]

ڪتابًا مَوْقُوتًا ﴾

ہم کو ہر جا ہے ہیں

”پھر پوری نماز ادا کرو بلا شہہ مومنوں پر نماز اس کے مقررہ اوقات کی پابندی کے ساتھ فرض کی گئی ہے۔“

### آواز میں اعتدال:

﴿ وَلَا تَجْهِرْ بِصَلَاةِ تِلْكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذِلْكَ سَبِيلًا ﴾ [بنی اسرائیل: ۱۱۵]

”اور اپنی آواز نماز میں نہ بلند رکھو اور نہ پست بلکہ ان کے درمیان کا لہجہ اختیار کرو۔“

### سکون و اعتدال:

﴿ خَفِظُوا عَلَى الصَّلَاةِ وَالصَّلُوةِ الْوُسْطَىٰ وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَنْتِيْنَ ﴾ [البقرة: ۲۳۸]

”اپنی تمام نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص درمیانی نماز کی اور اللہ کے حضور ادب سے کھڑے ہو اکرو۔“

### خشوع و خضوع:

﴿ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاةِ خَشِعُونَ ﴾ [المؤمنون: ۱۰۲]

”(بے شک) تحقیق ایمان لانے والے لوگ کامیاب ہو گئے جو اپنی نماز میں عاجزی اختیار کرتے ہیں۔“

### ۶ باجماعت:

﴿ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَاتُّوا الزَّكُوَةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّكِعِينَ ﴾

[البقرة: ۴۳]

”اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ“

اور پیارے نبی ﷺ نے فرمایا:

”قتم ہے اس ذات کی! جس کے قبے میں میری جان ہے جی نے چاہا کہ لکڑیاں جمع کراؤں پھر نماز کا حکم دوں، جب اذان دی جائے، پھر کسی اور کو نماز پڑھانے کا حکم دے کر خود (ان) لوگوں کی طرف چلا جاؤں (جونماز کی جماعت میں بغیر عذر شریک نہیں ہونے) اور ان کو ان کے گھر سمیت جلا دوں۔“ \*

### ۷ صفتی:

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

”نمازوں میں صفوں کو سیدھا اور برا بر رکھا کرو اس لیے کہ صفوں کو درست رکھنا اقامۃ الصلوٰۃ ہی کا ایک جزء ہے۔“ \*

① صحيح البخاري - كتاب الأذان - باب وجوب صلاة الجمعة - حديث - ۲۴۴.

② صحيح البخاري - كتاب الأذان - باب اقامة الصف من تمام الصلاة - حديث - ۷۷۳.

كتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

باقاعدگی:

﴿وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاةِ تِهِمْ يُحَافِظُونَ ۝ أُولَئِكَ فِي جَنَّتِ مُكَرَّمُونَ ۝﴾ [المعارج: ۳۴، ۳۵]

”اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو جنت کے باغوں میں عزت کے ساتھ رہیں گے۔“

## فضل نماز

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”باجماعت نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے کے مقابلے میں ستائیں درجے افضل ہے۔“ •

## اوقات نماز

”نمازِ ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور (اس وقت تک رہتا ہے) جب تک آدمی کا سایہ اس کے قد کے برابر نہ ہو جائے اور نمازِ عصر کا وقت اس وقت تک ہے جب تک آفتاب زرود نہ ہو۔

صحیح البخاری۔ کتاب الأذان۔ باب فضل صلاة الجمعة حدیث: ۶۴۵۔  
صحیح مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاة۔ باب فضل صلاة الجمعة ..... حدیث: ۶۵۰۔

جائے، نمازِ مغرب کا وقت اس وقت تک ہے جب تک شفق غائب نہ  
ہو جائے، نمازِ عشاء کا وقت ٹھیک آدھی رات تک ہے اور نمازِ فجر کا  
وقت طلوع فجر سے لے کر اس وقت تک ہے جب تک آفتاب طلوع  
نہ ہو۔<sup>①</sup>

### نمازِ فجر:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

”رسول اللہ ﷺ جب نمازِ فجر پڑھتے تھے، عورتیں (مسجد سے  
نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ کر) اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی لوٹتی تو  
اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتی تھیں۔“<sup>②</sup>

معلوم ہوا کہ نبی ﷺ اندھیرے میں اول وقت میں نماز پڑھتے تھے،  
اگرچہ نماز کا وقت صحیح صادق سے سورج طلوع ہونے تک ہے لیکن اول وقت  
نماز پڑھنا افضل ہے۔

### نمازِ ظہر:

ایک مرتبہ گرمی میں حضرت بلاں رضی اللہ عنہ نے ظہر کی اذان دینی چاہی تو آپ ﷺ

نے فرمایا:

① صحيح مسلم۔ کتاب المساجد و مواضع الصلاة۔ باب أوقات الصلوات الخمس  
حدیث: ۶۱۴۔

② صحيح البخاری۔ کتاب مواقيت الصلاة۔ باب وقت الفجر۔ رقم الحدیث: ۵۷۸۔  
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ہم کدھر جا رہے ہیں

”ٹھنڈہ ہو جانے دو ٹھہر جاؤ، گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے، گرمی کی شدت میں اس وقت تک ٹھہر و کھلیوں کے سماں نظر آنے لگیں۔“ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد روایت کیا ہے کہ:

”جب گرمی کی شدت ہو تو نماز ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔“ ②

ٹھنڈے وقت میں پڑھنے کا یہ مطلب نہیں کہ عصر کی نماز کے وقت پڑھو، بلکہ یہ مراد ہے کہ شدت کی گرمی میں سورج ڈھلتے ہی فوراً نہ پڑھو بلکہ تھوڑی دیر بعد پڑھو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”جب سردی ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نماز ظہر پڑھنے میں جلدی کرتے۔“ ③

### نمازِ عصر:

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ عصر قائم

١) صحيح البخاري۔ كتاب مواعيٰت الصلاة۔ باب الإبراد بالظهر في شدة الحر۔ ٥٣٥۔  
وصحیح مسلم۔ كتاب المساجد ومواضع الصلاة۔ باب استحباب الإبراد بالظهر في شدة الحر لمن يمضى إلى جماعة۔ حدیث: ٦١٦۔

٢) صحيح البخاري۔ كتاب مواعيٰت الصلاة۔ باب الإبراد بالظهر في شدة الحر۔ حدیث: ٥٣٦۔ وصحیح مسلم۔ كتاب المساجد ومواضع الصلاة۔ باب استحباب الإبراد بالظهر في شدة الحر لمن يمضى إلى جماعة۔ حدیث: ٦١٥۔

٣) سنن النسائي۔ كتاب المواعيٰت۔ باب تعجیل الظهر في البرد۔ حدیث: ٥٠٠۔

کی حالانکہ آفتاب بلند، سفید اور صاف تھا۔” ①

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

”رسول اللہ ﷺ نمازِ عصر پڑھتے تھے اور آفتاب بلند (بغیر زردی کے روشن) ہوتا تھا، اگر کوئی شخص نمازِ عصر کے بعد مدینہ شہر سے عوامی (ایک بستی) جاتا تو جب ان کے پاس پہنچتا تو سورج ابھی بلند ہوتا۔“  
(عوامی مدینہ سے چار کوں کے فاصلہ پر واقع ہے۔) ②

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”منافق کی نمازِ عصر یہ ہے کہ وہ بیٹھا آفتاب (کے زرد ہونے) کا انتظار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب وہ زرد ہو جاتا ہے اور شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہو جاتا ہے تو وہ نماز کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے اور چار ٹھوکیں مارتا ہے اور اس میں اللہ کو بھی یاد نہیں کرتا، مگر تھوڑا۔“ ③

① صحیح مسلم۔ کتاب المساجد و موضع الصلاة۔ باب استحباب التبکیر بالعصر۔

حدیث: ۶۲۱

② صحیح البخاری۔ کتاب مواقيت الصلاة۔ باب وقت العصر: ۵۵۰۔ و صحیح مسلم۔ کتاب المساجد و موضع الصلاة۔ باب استحباب التبکیر بالعصر۔ حدیث: ۶۲۱

③ صحیح مسلم۔ کتاب المساجد و موضع الصلاة۔ باب استحباب التبکیر بالعصر۔ حدیث: ۶۲۲

### نمازِ مغرب:

حضرت سلمہ بن اکو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سے روایت ہے کہ:

”ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ آفتاب غروب ہوتے ہی مغرب کی نماز ادا کر لیا کرتے تھے۔“ ①

### نمازِ عشاء:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: ”ایک رات ہم رسول اللہ ﷺ کا نمازِ عشاء کے لیے انتظار کرتے رہے۔ جب تھائی رات گزر گئی تو آپ ﷺ نظریں لائے ہمیں نہیں معلوم کہ آپ کو آپ کے اہل وغیرہ نے کس چیز میں مشغول کر دیا۔ جب آئے تو فرمایا: ”بیشک تم ضرور نماز کا انتظار کرتے رہے تمہارے علاوہ کوئی اور مذہب والا اتنی دیر تک انتظار نہیں کر سکتا اور اگر میری امت پر گراں نہ ہوتا تو میں اس وقت عشاء کی نماز پڑھاتا۔ پھر موذن کو حکم دیا پس اس نے تکبیر کی اور آپ ﷺ نے نماز پڑھائی۔“ ②

نیز ایک حدیث میں ہے کہ:

”رسول اللہ ﷺ نمازِ عشاء سے پہلے سونا اور نمازِ عشاء کے بعد گفتگو

① صحیح البخاری۔ کتاب مواقيت الصلاة۔ باب وقت المغرب۔ حدیث: ۵۶۱  
وصحیح مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاة۔ باب بیان ان اول وقت المغرب عند غروب الشمس۔ حدیث: ۲۳۶۔

② صحیح البخاری۔ کتاب مواقيت الصلاة۔ باب فضل العشاء۔ رقم الحدیث: ۵۶۷۔

کرنا ناپسند کرتے تھے۔<sup>۱</sup>

”نبی کریم ﷺ عشاء کی نماز میں کبھی تاخیر فرماتے، کبھی اول وقت پڑھتے۔ جب لوگ اول وقت میں جمع ہوتے تو جلد پڑھتے اور اگر لوگ دیر سے آتے تو آپ ﷺ دیر سے پڑھتے۔“<sup>۲</sup>

### نماز کا طریقہ

وضو کی دعا:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَةٌ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ  
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ط

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ ط<sup>۳</sup>  
”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لاٹ نہیں وہ  
اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت  
محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اللَّهُمَّ توبْهُ كَرْنَے والوں میں سے بنادے اور مجھے پاکیزہ رہنے

① صحيح البخارى۔ کتاب مواعیت الصلاة۔ باب ما يكره من النوم قبل العشاء۔ ۵۶۸  
وصحیح مسلم۔ کتاب المساجد مواضع الصلاة۔ باب استحباب التبکير بالصبح في أول  
وقتها..... حدیث: ۶۴۷۔

② صحيح البخارى۔ کتاب مواعیت الصلاة۔ باب وقت العشاء إذا اجتمع الناس أو تأخروا۔  
حدیث: ۵۶۵۔ وصحیح مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاة۔ باب استحباب التبکير  
بالصبح في أول وقتها وهو التغليس۔ حدیث: ۶۴۶۔

③ جامع الترمذی۔ أبواب الطهارة۔ باب [فی] ما يقال بعد الوضوء حدیث: ۵۵  
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

والوں میں سے بنادے۔“

## نماز کی نیت:

نیت دل کے ارادے کا نام ہے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ)) ①

”کہ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔“

اور ویسے بھی ہمارے اندر جو الفاظ نیت کے طور پر پڑھے جاتے ہیں وہ نبی ﷺ سے بالکل ثابت نہیں اور ہاں اصل بات یہ ہے کہ جو الفاظ نیت کے لیے ہمارے علمائے کرام ہمیں بتاتے ہیں وہ اردو یا پنجابی میں ہوتے ہیں اور باقی ساری نماز عربی میں ..... یہ کہاں کا انصاف ہے ..... ؟

## قیام:

اس سے نماز کی ابتداء ہوتی ہے۔

﴿ اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ اٹھائیں ۔ ۲﴾

﴿ ہاتھ اٹھاتے وقت ہتھیاں قبلہ رخ ہوں ۔ ۳﴾

﴿ ہاتھ اٹھاتے وقت انگلیاں کشادہ ہوں ۔ ۴﴾

① صحیح البخاری۔ کتاب بدء الوحی۔ باب کیف کان بدء الوحی إلی رسول الله ﷺ حدیث: ۱.

② صحیح البخاری۔ کتاب الأذان۔ باب رفع اليدين إذا كبروا إذا ركع وإذا رفع۔ حدیث: ۷۳۷.

③ مجمع الزوائد۔

④ سنن أبي داؤد۔ کتاب الصلاة۔ باب من لم يذكر الرفع عند الرکوع۔ حدیث: ۷۵۳.

ہم کو درجہ جاری ہے ہیں

- \* دونوں ہاتھ مونڈھوں تک یا کانوں کی لوؤں تک اٹھائیں۔ ①
- \* قیام میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھ کر سینہ پر باندھ لیں۔ ②

پھر یہ دعا پڑھیں:

اللَّهُ أَكْبَرُ كِبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهُ بُكْرَةً

وَأَصْيَلًا ③

”اللہ سب سے بڑا ہے بہت ہی بڑا اور سب تعریفیں صرف اللہ کے لیے ہیں بہت زیادہ اور صحیح اور شام اللہ ہی کی پا کیزگی ہے۔“

اللَّهُمَّ يَا عَذِيلَ بَنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا يَأْعَدْتَنِي بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

اللَّهُمَّ نَقِنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقِّي الشَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ

اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ④

① صحيح البخاری۔ کتاب الأذان۔ باب رفع اليدين فی التکبیرة الأولى مع الافتتاح سواء۔ حدیث: ۷۳۵۔ وصحیح مسلم۔ کتاب الصلاة۔ باب استحباب رفع اليدين حذو المنکبین مع تکبیرة الإحرام والركوع۔ حدیث: ۳۹۰-۳۹۱۔

② صحيح ابن خزيمة۔ ۲۴۳۱۔ حدیث: ۴۷۹۔

③ صحيح مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاة۔ باب يقال بين تکبیرة الإحرام والقراءة۔ حدیث: ۵۹۸۔

④ صحيح البخاری۔ کتاب الأذان۔ باب ما يقول بعد التکبیر۔ حدیث: ۷۴۴۔ وصحیح مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاة۔ باب ما يقال بين تکبیرة الإحرام والقراءة۔ حدیث: ۵۹۸۔

ہم کو درجہ جاری ہے ہیں

”اللَّهُمَّ مِيرَے اور میرے گناہوں کے درمیان فاصلہ ڈال دے جیسے تو  
شرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ رکھا اور مجھے گناہوں سے صاف  
کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ!  
میرے گناہ و ہوڑاں پانی، برف اور اولوں سے۔“

أَعُوذُ بِاللَّهِ التَّبَعِيْعُ الْعَلِيِّ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْعِ مِنْ هَمَزَةٍ وَنَفْخَةٍ

وَنَفْثَتِهِ۔ ①

”میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جو (ہر آواز کو) سننے والا (اور ہر چیز کو)  
جاننے والا ہے شیطان مردود کے شر سے، اس کے خطرے سے، اس  
کی پھونکوں سے اور اس کے دوسروں سے۔“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ مَلَكُ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ  
نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِينَ  
أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ أَمِينَ

شرع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

”تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ بڑا

① سنن أبي داؤد۔ کتاب الصلاة۔ باب من رأى الاستفتاح بسبحانك اللهم وبحمدك  
حدیث: ۷۷۵

مہربان نہایت رحم کرنے والا۔ جزا کے دن کا مالک ہے۔ ہم تیری یعنی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔ نہ کہ ان کا، جن پر تیرا غصب ہوا۔ اور نہ گمراہوں کا۔ (اللہی قبول فرماء)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ<sup>۱</sup> اللّٰهُ الصَّمَدُ<sup>۲</sup> لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُواً أَحَدٌ<sup>۳</sup> (الاخلاص)

”کہہ دو وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ انسے کسی کو جنا اور نہ ہی اسے کسی نے جنا، اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔“

(یہ سورت پڑھیں یا اور سورت جو یادوہ پڑھیں)

قیام سے فارغ ہو کر رفع الیدين کرتے ہوئے، اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائیں۔ ① ہتھیلیاں گھٹنوں پر جما کر انگلیاں کھول کر ② سیدھی رکھیں کمر اور سر برابر سطح پر رکھیں ③ اور نظر جائے سجدہ پر ہو۔

### رکوع کی تسبیح:

سُبْحَانَ رَبِّ الْعَظِيمِ ④

- ① صحيح البخاری۔ کتاب الأذان۔ باب رفع اليدين إذا كبر وإذا ركع وإذا رفع۔ حدیث: ۷۳۷۔ سنن أبي داؤد۔ کتاب الصلاة۔ باب افتتاح الصلاة۔ حدیث: ۷۳۱۔
- ② صحيح مسلم۔ کتاب الصلاة۔ باب الاعتدال في السجود۔ حدیث: ۴۹۸۔
- ③ صحيح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين۔ باب استحباب تطويل القراءة في صلاة الليل۔ رقم الحدیث: ۷۷۲۔

ہم کو درجہ بار ہے ہیں

پاک ہے میرا رب جو بڑی عظمت والا ہے۔“

✿ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَرَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِنِي ①

”پاک ہے تو اے اللہ! اے ہمارے پالنے والے! اور ہم تیری تعریف کرتے ہیں۔ اے اللہ! مجھے بخش دے۔“

✿ سُبْحُونَكَ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبُّ الْلِّيْكَةِ وَالزُّوْجِ ②

”بہت پاک ہے، نہایت پاک ہے، پیدا کرنے والا ہے فرشتوں کا اور روح کا۔“

ركوع سے اٹھتے ہوئے رفع الידین کریں، اطمینان سے کھڑے ہوں، پھر کہیں:  
سَمْمَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا  
فِيهِ ③

”اللہ نے اس کی بات سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔ اے ہمارے رب! تیرے لیے ہی ہر قسم کی تعریف ہے۔ تعریف بہت زیادہ، پاکیزہ جس میں برکت کی گئی ہے۔“

اللہ اکابر کہہ کر سجدے میں جائیے۔ ④ اور سات اعضاء زمین پر لگیں۔ ماتھا،

① صحيح مسلم۔ کتاب الصلاۃ۔ باب ما یقال فی الرکوع والسجود۔ رقم الحديث: ٤٨٤

② ايضاً، رقم الحديث: ٤٨٧

③ صحيح البخاری۔ کتاب الأذان۔ باب فضل: اللہم ربنا لك الحمد۔ حدیث: ٧٩٩.

④ صحيح البخاری۔ کتاب الأذان۔ باب یہوی بالتكبير حین یسجد، رقم الحديث: ٨٠٣

ہم کو دھر جا رہے ہیں

ناک، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، دونوں قدم، کہیاں اور کلائیاں زمین سے اٹھی ہوئی ہوں۔ ①

دونوں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں اور دونوں قدم کھڑے ہوں۔ ② اور ایڑیاں ملی ہوئی ہوں۔ ③

سجدہ:

سُبْحَانَ رَبِّ الْأَعْلَى ④

”پاک ہے میرا رب جو سب سے بلند ہے۔“

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دُقَهُ وَجَلَّهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ  
وَسِرَّهُ۔ ⑤

”اے اللہ! میرے تمام گناہ معاف فرمادے چھوٹے اور بڑے پہلے  
اور پچھلے ظاہر اور پوشیدہ۔“

دو سجدوں کے درمیان:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَجْبَرْنِي وَاعْفَنِي وَارْزُقْنِي وَارْفَعْنِي ⑥

① صحيح مسلم۔ کتاب الصلاة باب أعضاء السجود والنهي عن كف الشعر۔ حدیث: ٤٩٠۔

② صحيح البخاری۔ صفة الصلوة (الأذان) باب سنة الجلوس في التشهد، حدیث: ٨٢٨۔

③ بیہقی: ۱۱۶/۲۔ اسے ابن خزیمہ (حدیث: ۲۵۳) حاکم (۲۲۸/۱) اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

④ صحيح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرین وقصرها۔ باب إستحباب تطويل القراءة في صلاة الليل۔ حدیث: ۷۷۲۔

⑤ صحيح مسلم۔ کتاب الصلاة۔ باب ما يقال في الركوع والسجود۔ حدیث: ۴۸۳۔

⑥ سنن أبي داود۔ کتاب الصلاة۔ باب الدعاء بين السجدتين۔ حدیث: ۸۵۰۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

”اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرم اور مجھے ہدایت دے اور میرا نقصان پورا کر اور مجھے عافیت دے اور مجھے رزق دے اور مجھے بلند کر۔“

### تشہد:

التحیات میں بیٹھنے کا طریقہ قعدہ جیسا ہے، نگاہ سجدہ کی جگہ پر ہو۔ پیارے نبی ﷺ

التحیات اور باقی دعاؤں میں شہادت کی انگلی ہلاتے ہوئے نظر انگلی پر نکالیتے۔ ①

الْحَيَاةِ إِلَهٌ وَالصَّلَواتُ وَالطَّيَّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الَّتِيْ

وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ.

أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ ②

”سب زبانی عبادتیں اللہ کے لیے اور بدینی عبادتیں اللہ کے لیے۔ مالی

عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، آپ پر سلام ہواے نبی ﷺ! آپ پر

اللہ کی رحمت ہوا اور برکتیں۔ سلام ہوا آپ پر اور اللہ کے نیک و صالح

بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود اللہ کے سوا اور میں

گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

### تورک:

آخری تہذیب میں تورک کریں۔ یعنی باسیں قدم کو دائیں طرف رکھیں اور

❶ سنن أبي داؤد۔ كتاب الصلاة۔ باب الاشارة في التشهد۔ حدیث: ۹۸۷-۹۸۸۔ و سنن النساء۔ كتاب الفتح۔ باب موضوع اليمين من الشمال في الصلوة۔ حدیث: ۸۹۰۔

❷ صحيح البخاري۔ كتاب الأذان۔ باب التشهد في الآخرة۔ حدیث: ۸۳۱۔ و صحيح مسلم

كتاب الصلاة۔ باب التشهد في الصلاة۔ حدیث: ۴۰۲۔

ہم کدھر جا ہے ہیں

کو لہے ز میں پر رکھ کر بیٹھیں اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے انگلیاں قبلہ رخ  
کر لیں۔ ①

### دُرود شریف:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى الْآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ  
وَعَلَى الْآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَحِيدٌ اللَّهُمَّ تَابِعُكَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى  
الْآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى الْآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَحِيدٌ ②

”اے اللہ! رحمت سچھج محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جیسے تو نے رحمت  
سچھجی ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر۔ بے شک تو قابل تعریف اور  
بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت دے محمد ﷺ کو اور ان کی آل کو  
جیسے تو نے برکت دی ابراہیم علیہ السلام کو اور ان کی آل کو، بے شک تو  
قابل تعریف اور بزرگی والا ہے۔“

سلام پھیرنے سے پہلے کی دعا:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ  
الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اللَّهُمَّ

❶ سنن أبي داؤد۔ کتاب الصلاة۔ باب افتتاح الصلاة۔ حدیث: ۷۳۰۔

❷ صحيح البخاری۔ کتاب أحاديث الأنبياء۔ باب ((یزفون)) [الصفات۔ ۹۴] النسلان  
فی المشی۔ ۳۳۷۰۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثِيمِ وَالْمَغْرَمِ ①

”اے اللہ! بلاشبہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں عذاب قبر سے اور عذاب جہنم سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے۔“

اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمَتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ نُوبَةً  
إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ  
الرَّجِيمُ ②

”اے اللہ! بلاشبہ میں نے ظلم کیا اپنی جان پر، ظلم بہت زیادہ اور نہیں معاف کر سکتا گناہوں کو سوائے تیرے، پس تو معاف فرمادے مجھے اپنی خاص بخشش سے اور مجھ پر حرم فرم۔ یقیناً تو تو بہت بخشش والا انتہائی مہربان ہے۔“

رَبِّ أَعْلَمُ عَلَى ذَكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ③

”اے اللہ! تو میری مد فرم اپنی یاد پر اور اپنے شکر پر اور اچھے طریقے سے اپنی عبادت بجالانے پر۔“

❶ صحيح مسلم۔ كتاب المساجد و مواضع الصلاة۔ باب ما يستعاذه منه في الصلاة۔  
Hadith: ٥٨٨.

❷ صحيح البخاري۔ كتاب الأذان۔ باب الدعاء قبل السلام۔ Hadith: ٨٣٤۔

❸ سنن أبي داؤد۔ كتاب الوتر۔ باب في الاستغفار۔ Hadith: ١٥٢٢۔

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةَ وَمَنْ ذَرَّنِي رَكِنًا تَقْبَلَ دُعَاءً ○ رَبِّنَا أَغْفِنْنِي

وَلِوَالدَّىٰ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَعْمَلُ يَقُومُ الْحِسَابِ ○ [ابراهیم: ٤١-٤٠]

”اے پالنے والے! مجھے نماز کا پکا بنادے اور میری اولاد کو بھی، اے پالنے والے! ہماری دعا قبول فرم۔ اے ہمارے پالنے والے! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو اور تمام مومنوں کو جس دن حساب ہوگا۔“

سلام:

پہلے دائیں طرف اور پھر بائیں طرف اپنے چہرے کو پھیرنا ہے اور ساتھ الفاظ کہنے ہیں:

السلام علیکم ورحمة الله

”سلام ہوتم پر اور اللہ کی رحمت۔“

سلام پھیرنے کے بعد:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب نماز ختم کرتے باواز بلند پڑھتے:

❶ سنن أبي داؤد۔ كتاب الصلاة۔ باب في السلام۔ حدیث: ۹۹۶۔ وجامع الترمذی  
أبواب الصلاة۔ باب ماجاء في التسلیم في الصلاة۔ حدیث: ۲۹۵۔

اللَّهُ أَكْبَرٌ ①

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار پڑھتے:

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ ②

”میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں۔“

پھر یہ دعا پڑھتے:

اللَّهُمَّ حَانَتِ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكَتْ يَا ذَالْجَلَالُ وَالْإِكْرَامُ ③

”اے اللہ! آپ سلامتی والے ہیں اور آپ سے سلامتی حاصل ہوتی ہے، آپ بابرکت ہیں، اے بزرگی اور عزت والے۔“

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا اتھ پکڑ کر فرمایا: ”مجھے تم سے محبت ہے۔“ میں نے عرض کیا مجھے بھی آپ ﷺ سے محبت ہے۔

فرمایا: ”نماز کے بعد ہمیشہ یہ دعا پڑھا کرو۔“

صحیح البخاری۔ کتاب صفة الصلاة (الأذان) باب الذکر بعد الصلاة۔ حدیث: ۸۴۱، ۸۴۲۔ صحیح مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاة۔ باب الذکر بعد الصلاة۔ حدیث: ۵۸۲۔

صحیح مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاة۔ باب استحباب الذکر بعد الصلاة وبيان صفتہ۔ حدیث: ۵۹۱۔

صحیح مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاة۔ باب استحباب الذکر بعد الصلاة وبيان صفتہ۔ حدیث: ۵۹۲، ۵۹۱۔

ہم کو درجہ جاری ہے ہیں

اللَّهُمَّ أَعْلَمُ عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ۝

”اے پالنے والے! تو میری مدد فرم اپنی یاد پر اور اپنے شکر پر اور  
اچھے طریقے سے اپنی عبادت بجالانے پر۔“

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ہر نماز کے بعد یہ  
دعاء پڑھتے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَةٌ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ  
وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝۔ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا  
مُعْطِيٌ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدْدِ مِنْكَ الْجَدْدُ ۝۔

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی  
کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے۔ اور وہی ہر چیز پر قادر  
ہے۔ الہی نہیں روک سکتا جو آپ عطا کریں اور نہیں کوئی دے سکتا جو  
چیز آپ روک دیں اور نہیں فائدہ دے سکتی کسی دولت مند کو آپ کے  
عذاب سے دولت۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”جو

① سنن أبي داؤد۔ كتاب الوتر۔ باب في الاستغفار۔ حديث: ۱۵۲۲۔

② صحيح البخاري۔ كتاب الأذان۔ باب الذكر بعد الصلاة۔ حديث: ۸۴۴۔ وصحيح مسلم۔ كتاب المساجد ومواضع الصلاة۔ باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفتة۔

حدیث: ۵۹۳۔ سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ہم کو ہر جا ہے ہیں

شخص ان کلمات کو نماز کے بعد پڑھے۔ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں گے تو بھی بخشے جائیں گے۔“

سُبْحَانَ اللَّهِ  
33 مرتبہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ  
33 مرتبہ

اللَّهُ أَكْبَرُ  
33 مرتبہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ  
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۚ ایک مرتبہ ①

پیارے نبی ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص ہر نماز کے بعد آیتہ الکرسی پڑھے اسے جنت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے کوئی چیز رونکنے والی نہیں۔“ ②

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہر نماز سے سلام پھیرنے کے بعد یہ الفاظ کہتے ہیں اور فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ بھی انہی کے ساتھ تبعیج کرتے تھے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ  
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا  
بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا تَعْبُدُ إِلَّا إِيمَانَهُ لَهُ النِّعْمَةُ  
وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الشَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ

① صحیح مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ۔ باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ۔ وبيان صفتہ۔ حدیث: ۵۹۷۔

② صحیح الجامع للألبانی: ۳۳۹/۵

لَهُ الدِّينَ وَلَوْكَةُ الْكَافِرُونَ۔ ①

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے ساری تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، نہیں ہے طاقت نقصان سے بچنے کی اور فائدہ حاصل کرنے کی، مگر اللہ کے ساتھ، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں نعمتیں پہنچانا اور فضل کرنا اسی کا کام ہے۔ اسی کے لیے اچھی تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اسی کے لیے ہے ہماری اطاعت اگرچہ کافر بر امانیں۔“

## صحیح و شام کے اذکار

اللہ فرماتا ہے:

» وَإِذْ كُرِّرَ رَبُّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ  
الْجَهْرِ مِنَ القَوْلِ بِالْعُدُوِّ وَالْأَصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ ﴿

[الأعراف: ٢٠٥]

”اور یاد کیجئے اپنے رب کو اپنے دل میں عاجزی اور خوف کے ساتھ اور بلند آواز کے بغیر صحیح اور شام اور آپ غافلوں میں سے نہ ہوں۔“

① صحيح مسلم۔ کتاب المساجد و مواضع الصلاة۔ باب استحباب الذكر بعد الصلاة

. ۵۹۴ و بیان صفتہ۔ حدیث:

اور رسول ﷺ نے صحیح اور شام کے وہ اذکار بتا دیے جن کا حکم اللہ نے سورہ الاعراف میں فرمادیا۔

چند اذکار درج ذیل میں دیئے گئے ہیں:

۱۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

جو شخص دن میں سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھے گا، اس کو دس (۱۰) غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔ سو (۱۰۰) نیکیاں لکھی جائیں گی، سو (۱۰۰) گناہ مٹا دیے جائیں گے اور ان الفاظ کی برکت سے اس دن شیطان سے محفوظ رہے گا اور کوئی شخص اس سے افضل عمل لے کر نہیں آئے گا تاہم اگر کوئی شخص زیادہ مرتبہ کہے۔ ①

۲۔ إِسْمُ اللَّهِ وَالنَّبِيُّ لَا يَفْزُرُ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ

وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص (شام کو) کہے یہ (مذکورہ) دعا تین (۳) مرتبہ تو اس کو کوئی ناگہانی آفت نہ پہنچے گی صحیح تک، اور جو کوئی صحیح اسے تین (۳) مرتبہ کہے تو شام تک اس کو کوئی ناگہانی بلاشہ پہنچے گی۔ ②

① صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب فضل التهليل۔ حدیث: ۶۴۰۳۔ وصحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل التهليل والتسبیح والدعاء۔ حدیث: ۲۶۹۱۔

② سنن أبي داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب ما يقول إذا أصبح۔ حدیث: ۵۰۸۸۔

۳۔ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الْتَّامَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.

جو شخص شام کے وقت تین (۳) مرتبہ یہ دعا پڑھے گا اس رات زہر لیے (جانور) کا ڈننا نقصان نہیں پہنچائے گا۔ ①

۴۔ أَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ  
الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دُنْيَا وَدُنْيَايِ وَأَهْلِي وَمَالِي أَللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْزَاتِي  
وَأَمِنْ رَوْعَاتِي أَللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيِّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي  
وَعَنْ شَمَائِلِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي ②

”اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت کی عافیت مانگتا ہوں۔ اے اللہ! بے شک میں تجھ سے گناہوں کی معافی اور تندرستی کا سوال کرتا ہوں۔ اپنے دین اور دنیاوی زندگی میں اور اہل و مال میں۔ الہی ڈھانپ لے میرے عیب اور بے فکر کر دے مجھے خوف کی چیزوں سے۔ اے اللہ! حفاظت کر میری میرے سامنے اور میرے پیچھے سے اور میرے دائیں سے اور میرے بائیں سے اور میرے اوپر سے اور پناہ میں آتا ہوں تیری عظمت کی اس سے کہ میں ہلاک کیا جاؤں نیچے سے۔“

① صحيح مسلم۔ كتاب الذكر والدعاء۔ باب فى التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء وغيره۔ حدیث: ۲۲۰۸۔

② سنن أبي داؤد۔ كتاب الأدب۔ باب ما يقول إذا أصبح۔ حدیث: ۵۰۷۴۔

ہم کو ہر جا ہے ہیں

۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر صبح یہ دعا

پڑھتے:

**اللَّهُمَّ إِنَّا أَصْبَحْنَا أَوْ بِكَ تَحْيَاهَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ  
الْمَصِيرُ ①**

”اللہی! تیری عنایت سے ہم صبح میں داخل ہوئے اور تیری ہی مدد سے ہم شام تک پہنچتے ہیں اور تیری ہی برکت سے زندہ رہتے اور مرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جاتا ہے۔“

۶۔ اور جب شام ہوتی تو یہ دعا پڑھتے۔

**اللَّهُمَّ إِنَّا أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ تَحْيَاهَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ  
الشُّورُ ②**

”اللہی! تیری برکت سے ہم نے شام کی اور تیری مدد سے صبح تک محفوظ ہیں اور تیرے حکم سے زندہ رہتے اور مرتے ہیں اور تیری ہی طرف واپسی ہے۔“

۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جس نے یاد کیے وہ جنت میں داخل ہوا۔“

① سنن أبي داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب ما يقول إذا أصبح۔ حدیث: ۵۰۶۸۔

② سنن أبي داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب ما يقول إذا أصبح۔ حدیث: ۵۰۶۸۔

# وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَإِذَا حَمِّلْتُهَا

لورا مجھے اپنے تم افسوس کیلئے قیامت سویں تاموں سے الا کوکا کارو۔ (حس)

الْعَزِيزُ	الْكَبِيرُ	الْعَظِيمُ	الْقَدِيرُ	الْعَلِيُّ	الْعَلِيُّ	الْعَلِيُّ
الْمُجِدُ	الْغَفُورُ	الْعَزِيزُ	الْعَلِيُّ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ
الْمُجِدُ	الْغَفُورُ	الْعَزِيزُ	الْعَلِيُّ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ
الْعَزِيزُ	الْكَرِيمُ	الْعَزِيزُ	الْعَلِيُّ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ
الْعَزِيزُ	الْكَرِيمُ	الْعَزِيزُ	الْعَلِيُّ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ
الْعَزِيزُ	الْكَرِيمُ	الْعَزِيزُ	الْعَلِيُّ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ
الْعَزِيزُ	الْكَرِيمُ	الْعَزِيزُ	الْعَلِيُّ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ
الْعَزِيزُ	الْكَرِيمُ	الْعَزِيزُ	الْعَلِيُّ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ
الْعَزِيزُ	الْكَرِيمُ	الْعَزِيزُ	الْعَلِيُّ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ
الْعَزِيزُ	الْكَرِيمُ	الْعَزِيزُ	الْعَلِيُّ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ
الْعَزِيزُ	الْكَرِيمُ	الْعَزِيزُ	الْعَلِيُّ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ
الْعَزِيزُ	الْكَرِيمُ	الْعَزِيزُ	الْعَلِيُّ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ
الْعَزِيزُ	الْكَرِيمُ	الْعَزِيزُ	الْعَلِيُّ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ
الْعَزِيزُ	الْكَرِيمُ	الْعَزِيزُ	الْعَلِيُّ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ
الْعَزِيزُ	الْكَرِيمُ	الْعَزِيزُ	الْعَلِيُّ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ
الْعَزِيزُ	الْكَرِيمُ	الْعَزِيزُ	الْعَلِيُّ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ
الْعَزِيزُ	الْكَرِيمُ	الْعَزِيزُ	الْعَلِيُّ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ
الْعَزِيزُ	الْكَرِيمُ	الْعَزِيزُ	الْعَلِيُّ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ
الْعَزِيزُ	الْكَرِيمُ	الْعَزِيزُ	الْعَلِيُّ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ
الْعَزِيزُ	الْكَرِيمُ	الْعَزِيزُ	الْعَلِيُّ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ
الْعَزِيزُ	الْكَرِيمُ	الْعَزِيزُ	الْعَلِيُّ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ
الْعَزِيزُ	الْكَرِيمُ	الْعَزِيزُ	الْعَلِيُّ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ	الْعَظِيمُ

۱.

۸۔ الْمَهْمَمُ أَجْرِيَ مِنَ النَّارِ

ترجمہ: ”اہی! مجھے آگ سے پناہ دے۔“

۱ جامع الترمذی۔ کتاب الدعوات۔ باب [حدیث فی أسماء اللہ الحسنی مع ذکرها تماماً]

حدیث: ۳۵۰۷

ہم کو درجہ جاری ہے ہیں

مسلم بن عقیلؑ سے روایت ہے، حضور ﷺ نے فرمایا کہ:

”جب تم مغرب سے فارغ ہو تو سات (۷) بار کہو: اللہمَ أَجِرْنِي  
مِنَ النَّارِ، اگر اسی رات مر گئے تو تمہارے لیے جہنم سے پناہ لکھی  
جائے گی، اور جب فجر کی نماز سے فارغ ہو تو سات (۷) بار یہی دعا  
کہوا گر اسی دن مر گئے تو تمہارے لیے جہنم سے پناہ لکھی جائے گی۔“ ①

٩۔ رَضِيَتُ بِاللَّهِ رَبِّ الْإِسْلَامِ دِينًا وَ بِمُحَمَّدٍ شَفِيًّا

”میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے  
نبی ہونے پر راضی ہوں۔“

جو شخص تین تین مرتبہ یہ دعا صبح و شام پڑھے گا، اللہ قیامت کے دن اسے ضرور خوش  
کرے گا۔ ②

١٠۔ اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ (تین مرتبہ) ③

”اہمی! میرے بدن کو تند رست رکھ، اے اللہ! میرے کان عافیت سے  
رکھ، اے اللہ! میری آنکھ عافیت سے رکھ، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“

١١۔ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا تَأْفِعُمَا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلاً مُتَقَبِّلًا۔ (تین مرتبہ) ④

① سنن أبي داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب ما يقول إذا أصبح۔ حدیث: ۵۰۷۹۔

② سنن ابن ماجہ۔ أبواب الدعاء۔ باب ما يدعوه به الرجل إذا أصبح وإذا أمسى۔ حدیث:  
۳۸۷۰۔

③ سنن أبي داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب ما يقول إذا أصبح۔ حدیث: ۵۰۸۸۔

④ سنن ابن ماجہ۔ أبواب إقامة الصلوات والسنة فيها۔ باب ما يقال بعد التسليم۔ حدیث: ۹۲۵۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

”اے اللہ! بے شک میں تجوہ سے نفع دینے والے علم کا سوال کرتا ہوں اور پا کیزہ رزق کا اور ایسے عمل کا جو مقبول ہونے والا ہو۔“

۱۲۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدُ الْخَلْقِ هُوَ رَضِيَ نَفْسِهِ وَزِنَةُ عَرْشِهِ وَمَدَادُ

كَلِمَاتِهِ (تین مرتبہ صبح) ①

”میں پا کیزگی بیان کرتا ہوں اللہ کی اس کی تعریفوں کے ساتھ اس کی خلوق کی تعداد کے برابر اور اس کی ذات کی رضا کے برابر اور اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔“

۱۳۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ (سومرتبا)

”میں پا کیزگی بیان کرتا ہوں اللہ کی اس کی تعریفوں کے ساتھ۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

”جو شخص دن میں سومرتبا یہ دعا پڑھے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں چاہے سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔“

اور مسلم شریف کی ایک حدیث میں ہے کہ:

”جو شخص یہ دعا سومرتبا صبح اور سومرتبا شام کو پڑھے گا، قیامت کے دن کوئی شخص اس کے عمل سے افضل عمل لے کر نہیں آئے گا۔ تاہم

① صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب التسبیح أول النهار وعند النوم۔ حدیث:

کوئی شخص اس کے برابر یا اس سے زیادہ مرتبہ کہے۔<sup>۱</sup>

۱۴۔ أَعُوذُ بِاللّٰهِ التَّبَيْعُ الْعَلِيُّ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمَزٍ وَنَفْخٍ وَنَقْتَهِ۔

”میں اللہ سننے والے اور جاننے والے کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے، اس کے چوکے سے، اس کی پھونک سے اور اس کی تھوک سے۔“

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”نبی کریم ﷺ شیطانوں کی شرارتوں سے بچنے کے لیے اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔<sup>۲</sup>“

اس کے ساتھ یہاں کے دم بھی رسول اللہ ﷺ کے خاص تحفے ہیں۔

۱۵۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور پوچھا کیا آپ ﷺ یہاں کیا ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر جبریل علیہ السلام نے یہ دعا پڑھائی:

**بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُوذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ،**

۱ صاحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب فضل التسبیح۔ حدیث: ۶۴۰۵۔ وصحیح

مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل التهلیل والتسبیح والدعاء۔ حدیث: ۲۶۹۳، ۲۶۹۱۔

۲ سن ابن ماجہ۔ أبواب إقامة الصلوات والسنۃ فیها۔ باب الاستعاذه فی الصلاۃ۔

حدیث: ۸۰۸۔

ہم کو درجہ رہا ہے ہیں

104

وَعَيْنِ حَاسِدَةِ لِسْتُمُ اللَّهُ أَزْقِنَكَ وَاللَّهُ يَكْشِفُكَ ①

”اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھے دم کرتا ہوں ہر چیز سے جو تجھے تکلیف دے اور ہر انسان کے یاحد کرنے والی آنکھ کے شر سے۔

اللہ کے نام کے ساتھ تجھے دم کرتا ہوں اور اللہ تجھے شفادے۔“

### توبہ کی دعا:

نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ دعا پڑھے اس کو بخش دیا جائے گا اگر چہ وہ میدان جہاد سے ہی بھاگا ہوا کیوں نہ ہو۔

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَقُّ الْقَيُّومُ وَآتُوْبُ إِلَيْهِ ②

”میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں وہ ذات کہ جس کے علاوہ کوئی معبود (برحق) نہیں وہ زندہ اور قائم ہے اور میں اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔“

### محبتِ الہی کی دعا:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي وَمِنَ الْمَاءِ

① صحیح مسلم۔ کتاب السلام۔ باب الطب والمرض والرقی۔ حدیث: ۲۱۸۶۔

② سنن أبي داؤد۔ کتاب الوتر۔ باب فی الاستغفار۔ رقم الحدیث: ۱۵۱۷۔  
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ہم کدھر جا رہے ہیں

105

البَكَرُ

”اللَّهُمَّ مِنْ تَحْتِ سَقْطَةِ تَيْرِي مَحْبَتِكَ كَمَا سُوَالَ كَرَتَا هُوَ اُورَاسِكَيْ مَحْبَتِكَ كَمَا جَوَّبَتِكَ“  
 تَحْتِ سَقْطَةِ تَيْرِي مَحْبَتِكَ تَكَبَّرَتِكَ  
 ”اللَّهُمَّ إِنِّي مَسْأَلُكَ طَرْفَ مَجْھَتِي مِنْ جَانِسَةِ مَالِيْ“  
 مَسْأَلُكَ طَرْفَ مَجْھَتِي مِنْ جَانِسَةِ مَالِيْ“  
 مَسْأَلُكَ طَرْفَ مَجْھَتِي مِنْ جَانِسَةِ مَالِيْ“

جو کہے ”مجھے تم سے اللہ کے لیے محبت ہے“ اس کو دعا:

أَحَبَّنَكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ ②

”وَهُوَ (اللَّهُ) تَحْتِ سَقْطَةِ تَيْرِي مَحْبَتِكَ کَرَتَا هُوَ اُورَاسِكَيْ مَحْبَتِكَ کَمَا جَوَّبَتِكَ“

قنوت وتر:

اللَّهُمَّ أَهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَكِّنِي فِيمَنْ تَوَكَّلْتَ  
 وَبَارِكْنِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقُنْيَ شَرَّمَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ بِمَا لَا يُقْضَى عَلَيْكَ  
 إِنَّكَ لَا يَذَلُّ مَنْ ذَلَّ إِلَيْكَ (وَلَا يَعْزُزُ مَنْ عَادَيْتَ) تَبَارَكَتْ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ  
 وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ ③

”اللَّهُمَّ! تَوَهْدِيَتْ دَرْجَتْ مَجْھَتِي انْ مِنْ جَنْ کو تو نے ہدایت دی اور عافیت  
 دَرْجَتْ مَجْھَتِي انْ مِنْ جَنْ کو تو نے عافیت دی اور میری سر پرستی فرما، ان

١ جامع الترمذی۔ کتاب الدعوات۔ باب [دعاء داؤد۔ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّ وَ حُبَّ  
 مَنْ يَحْبِبُكَ۔)) حدیث: ۳۴۹۰۔

٢ سنن أبي داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب الرجل يحب الرجل على خير يراه۔ حدیث: ۵۱۲۵۔

٣ سنن أبي داؤد۔ کتاب الوتر۔ باب القنوت فی الوتر۔ حدیث: ۱۴۲۵۔  
 کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

لوگوں میں جن کی تو نے سر پرستی فرمائی اور برکت فرمایا ہے لیے ان  
چیزوں میں جو تو نے مجھے عطا کیں۔ اور مجھے بچا ان فیصلوں کے شر  
سے جو تو نے کیے۔ اس لیے کہ تو ہی فیصلہ کرتا ہے اور تیرے خلاف  
کوئی فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ بے شک وہ ذلیل نہیں ہو سکتا جس کا تو دوست  
بن جائے اور اس کو کوئی عزت نہیں دے سکتا جس کا تو دشمن ہو جائے۔  
تو با برکت ہے۔ اے ہمارے رب! اور نہایت بلند۔“

### دعاۓ حاجت:

((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ  
الْعَظِيْمِ أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَلَمِينَ أَسْأَلُكَ مُؤْجَبَاتِ رَحْمَتِكَ  
وَعَزَّاءِكَ مَغْفِرَاتِكَ وَالْغَنِيَّةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ  
إِثْمٍ لَا تَدْعُ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا  
حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ))<sup>۱</sup>  
”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لا اق تھیں۔ وہ بردبار بزرگ ہے،  
پاک ہے اللہ عرش عظیم کا مالک اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو  
سب جہانوں کا رب ہے۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، تیری رحمت  
کے اسباب کا، تیری مغفرت کے سامان کا اور ہر نیکی سے حصہ کا اور  
ہر گناہ سے سلامتی کا میرا کوئی گناہ بخشنے بغیر نہ چھوڑ اور نہ کوئی پریشانی

۱ جامع الترمذی، أبواب الوتر، باب ماجاء فی صلاة الحاجة. حدیث: ۴۷۹.  
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ہم کو دھر جا رہے ہیں

107

مگر اسے تو دور کر دے اور نہ کوئی حاجت جو تیری پسندیدہ ہو، مگر اسے پوری کر دے۔ اے سب سے بڑھ کر حم کرنے والے۔“

### دعاۓ استخارہ:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ”رسول اللہ ﷺ ہمیں دعاۓ استخارہ اس طرح سکھاتے تھے، جس طرح قرآن مجید کی کوئی سورت ہو۔ فرماتے کہ جس کو کوئی حاجت ہو وہ دور کعت نماز ادا کرے۔ پھر یہ دعا پڑھے اور بجائے هذا الامر کے اپنی حاجت کا نام لے۔“

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرُ خَيْرٌ لِّي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاقْدِرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْهُ لِي فِيهِ وَإِنِّي كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرُ شَرٌّ لِّي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدِرْهُ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ۔ ①

”اے اللہ! میں تیرے علم کی بدولت بھلائی چاہتا ہوں اور تیری قدرت کی بدولت طاقت مانگتا ہوں اور تجھ سے بڑا فضل مانگتا ہوں۔ پس بے شک تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تو غیب کو جانے والا ہے۔ الہی! اگر تیرے علم میں

① صحيح البخاري۔ کتاب الدعوات۔ باب الدعاء عند الاستخارۃ۔ حدیث: ۶۳۸۲۔

میرا کام میرے دین، میری دنیا اور میری آخرت کے لیے بہتر ہے تو  
 اسے میرا مقدر کر دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے اور پھر اس  
 میں برکت ڈال دے۔ اور اگر تیرے علم میں میرا یہ کام میرے دین،  
 میری دنیا اور میری آخرت کے لیے برا ہے تو اسے مجھ سے دور  
 کر دے اور مجھے اس سے دور کر دے اور جہاں کہیں خیر ہوا سے میرا  
 مقدر بنا دے اور پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔“



## قرآن و حدیث کی روشنی میں ٹوی کے کردار کا جائزہ

سورہ النور میں اللہ کا ارشاد ہے:

”اے نبی! مومن عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنا بنا و سنگھار نہ دکھائیں، بجز اس کے جو خود بخود ظاہر ہو جائے، اور اپنے سینوں پر اوڑھیوں کے آنچل ڈالے رہیں، اور اپنا بنا و سنگھار ظاہر نہ کریں، سو ائے ان لوگوں کے شوہر، باپ، شوہروں کے باپ، اپنے بیٹے، شوہروں کے بیٹے، بھائی، بھائیوں کے بیٹے، بہنوں کے بیٹے، اپنے میل جوں کی عورتیں، اپنے مملوک، وہ زیر دست مرد جو کسی قسم کی غرض نہ رکھتے ہوں اور وہ بچے جو عورتوں کی چھپی باتوں سے ناواقف ہوں اور (وہ عورتیں) اپنے پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلیں کہ جوزینت انہوں نے چھپا رکھی ہواں کا علم لوگوں کو ہو جائے، اے مومنو! تم سب مل کر اللہ سے توبہ کرو، توقع ہے کہ فلاح پاؤ گے۔“  
[النور: ٣١]

مول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

((لَعْنَ اللَّهُ النَّاطِرَ وَالْمَنْظُورَ إِلَيْهِ۔))

”اللہ لعنت کرتا ہے گھورنے والے مرد اور گھورانے والی عورت پر۔“

دوسری جگہ ہے:

”کسی اجنبی عورت پر نظر پڑ جائے تو نگاہ پھیر لو، دوسری نگاہ اُس پر نہ  
ڈالو، پہلی نگاہ تمہاری ہے دوسری تمہاری نہیں۔“ ①

درج بالا قرآن و حدیث کی روشنی میں ناظر (ئی وی دیکھنے والا) اور منظور  
(جسے دیکھا جا رہا ہے) دونوں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرماں سے حکم کھلا  
بغاوت پر آمادہ ہیں۔

اگر دونوں (ناظر اور منظور) سے سوال کیا جائے تو قرآن کو بحق مان کر یہ  
جو اجاز پیش کیا جاتا ہے کہ یہ تو تفریح کا سامان ہے..... اور اللہ رب العزت انہیں  
(جواب میں پہلے ہی سے) باور کرتا ہے کہ:

”اگر آپ ان سے پوچھیں تو کہہ دیں گے کہ ہم تو محض مشغله اور خوش  
طبعی کر رہے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ کیا اللہ کے ساتھ اور اس کی  
آیتوں کے ساتھ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ تم نہیں مذاق  
کرتے ہو، اب تم عذر مت پیش کرو، تم اپنے آپ کو مون کہہ کر کفر  
کرنے لگے۔“ [التوبۃ: ۶۴]

اسلام تفریح و تسلیم کا قائل ہے اور اسلام نے اس کے طریقے بھی بتا دیئے:

1 سنن أبي داؤد۔ کتاب النکاح۔ باب فی ما یؤمر به من غض البصر۔ حدیث: ۲۱۴۹۔  
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ہم کو دھر جا رہے ہیں

پہلی بات:.....

﴿أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُ الْقُلُوبُ ط﴾ [الرعد: ٢٨]

”تحقیقِ دلوں کو اطمینانِ اللہ کے ذکر سے ہوتا ہے۔“

دوسری بات:.....

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔“ ①

دوسری جگہ ہے:

”بِلَالُ أَمْثُو! اقامتَ كَهْوَا وَنَمَازَ سَهْمِيْسَ رَاحَتَ پَهْنَجَاوَ۔“ ②

مانا کہ دن بھر کی تھکن کے بعد انسان سکون چاہتا ہے۔ تبھی تو اللہ نے فرمایا:

﴿اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ ط﴾

[المؤمن: ٦١]

”اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی تاکہ تم سکون حاصل کرو۔“

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:.....

”تو سو بھی اور رات کو قیام بھی کر کیونکہ تیرے جسم کا بھی تجھ پر حق ہے،

تیری آنکھوں کا بھی تجھ پر حق ہے، تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق

ہے۔“ ③.....

سنن النسائي۔ کتاب عشرة النساء۔ باب حب النساء۔ حدیث: ٣٣٩٢، ٣٣٩١.

سنن أبي داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب في صلاة العتمة۔ حدیث: ٤٩٨٦، ٤٩٨٥.

صحیح البخاری۔ کتاب الصوم۔ باب حق الجسم في الصوم۔ حدیث: ١٩٧٥.

ہم کو ہر جا ہے ہیں

نہ مومن کی شان ہے اور نہ ہی اس کے پاس اتنا وقت ہے کہ وہ لغویات میں خود کو بر باد کرے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

”آدمی کے اسلام کی یہ خوبی ہے کہ وہ بے مقصدًا مورکو چھوڑ دے۔“ ①

اور کہے کہ:

﴿أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ﴾ [آل بقرة: ٦٧]

”میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، اس بات سے کہ جاہلوں میں سے ہو جاؤں۔“

تاکہ قیامت کے دن اس شخص کی طرح نہ ہو جائے جو یہ کہہ رہا ہوگا:

﴿يَحْسُرُنِي عَلَىٰ مَا فَرَطْتُ فِي جَنْبِ اللَّهِ وَإِنْ كُنْتُ

لِمِنَ السَّاخِرِينَ﴾ [آل زمر: ٥٦]

”ہائے افسوس! میں نے اللہ کی اطاعت میں کیسی کوتا ہی کی اور مسخرہ پن ہی کرتا رہا (ہائے میں انہیں فضول چیزیں سمجھتا رہا عالم اور خطیب کی باتوں کا مذاق اڑاتا رہا تفریح کے مود میں رہا)“



① جامع الترمذی۔ أبواب الذہد۔ باب ((حدیث من حسن إسلام المرأة ترکه مala یعنیه))

حدیث: ۲۳۱۸، ۲۳۱۷

## ٹوی دیکھنے کے نقصانات

آنکھوں پر اثر

طبعی نقصان: .....

آنکھوں کے پردے کار بینا کوتیزی کے ساتھ بار بار پھیلنے اور سکڑنے پر مجبور کیا جاتا ہے، جس سے بینائی کمزور ہو جاتی ہے۔

دینی نقصان: .....

ٹوی دیکھنے سے آنکھوں کی حیا خیر باد کہہ کر چلی جاتی ہے، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تجھ میں حیانہ رہے تو جو جی چاہے کر۔“ \*

سماught پر اثر:

طبعی نقصان: .....

مسلسل مصروف رہنے سے کان کے پردے کمزور ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور اعصابی تناؤ بڑھتا جاتا ہے۔

دینی نقصان: .....

اللہ فرماتا ہے:

① صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب إذا لم تستحبی فاصنع ما شئت۔ حدیث: ۶۱۲۰۔

”آپ کا اس بندے کے بارے میں کیا خیال ہے جس نے اپنی خواہشات کو معبود بنالیا ہے اور باوجود اس کے علم کے اللہ نے اسے گمراہ کر دیا ہے اور اس کے کانوں پر اور دل پر مہر لگادی ہے اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔“ [الجاثیة: ۲۳]

### دل پراثر:

طبعی نقصان: .....

ٹی وی پر پروگرامز سے انسان کے دل پر شدید کیفیات جلد طاری ہوتی ہیں، خوف و غصہ، جذبات میں شدت، نتیجتاً تیزی سے ہار موز پیدا ہوتے ہیں جو تمام جسم کے ساتھ ساتھ دل کو متاثر کرتے ہیں۔

دینی نقصان: .....

فرمانِ الٰہی ہے:

”کیا انہوں نے زمین کی سیر و سیاحت نہیں کی جوان کے دل ان باتوں کو سمجھنے والے ہوتے یا ان کے کام ہی ان واقعات کو سن لیتے بات یہ ہے کہ صرف آنکھیں ہی انہی نہیں بلکہ دل بھی انہی ہے جو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔“ [الحج: ۴۶]

### مردو زن میں مشابہت کا رجحان:

ٹی وی کی بدولت آج مسلمان عورت نے جیز اور مردانہ لباس پہن لیا۔

ہم کو ہر جا ہے ہیں

دو پڑھ غائب ہوتا جا رہا ہے اور برقعہ کا تصور تو معدوم ہو کر رہ گیا ہے۔

جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے۔“<sup>۱</sup>

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

”رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والے مردوں اور مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔“<sup>۲</sup>

### بے مقصدیت:

بغیر کسی مقصد کے ایک ایسے لکڑی کے ڈبے کے سامنے بیٹھنا جس کے سامنے شیشے کی سکرین موجود ہے اور آغاز سے انجام تک ۹۸ فی صد جھوٹ دیکھا جا رہا ہے اور سننے دیکھنے والا جانتا ہے کہ سب لائیعنی ہے، صرف اور صرف وقت کا نیا نیا ہے۔

جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”آدمی کے اسلام کی یہ خوبی ہے کہ وہ بے مقصد امور کو چھوڑ دے۔“<sup>۳</sup>

### دوسرے مقام پر ہے:

۱ سن أبى داؤد۔ كتاب اللباس۔ باب فى لبس الشهرة۔ حدیث: ۴۰۳۱۔

۲ صحيح البخاري۔ كتاب اللباس۔ باب المتشبهين بالنساء والمتشبهات بالرجال۔ حدیث: ۵۸۸۰۔

۳ جامع الترمذى۔ أبواب الزهد۔ باب [حدیث: ((من حسن إسلام المرء تركه مالا يعنيه))

حدیث: ۲۲۱۸، ۲۲۱۷۔

”ابن آدم کے قدم اس کی جگہ سے (قیامت کے دن) تب تک نہ  
ہلیں گے جب تک اس سے ان چیزوں کے بارے میں حساب نہ لیا  
جائے گا۔ اس کی عمر کے بارے میں کہ اسے کہاں بر باد کیا؟ جو سیکھا  
اس پر کتنا عمل کیا؟ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اور جسم کے  
بارے میں کہ اسے کہاں صرف کیا؟“ ①

لمحہ فکریہ:

تُ وَيَدْكِنْهُ وَالَا اور ایک ادا کار ذرا سوچے کہ وہ اس حدیث کے پیش نظر  
انپی عمر، جسم، مال کے بارے میں کیا جواب دے گا؟  
پھر اللہ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ:

﴿إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَلَيْهِ مَسْئُولاً﴾  
[بنی اسرائیل: ۳۶]

”بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں پوچھا  
جائے گا۔“

اسی بے مقصدیت میں ایک اور غلط رہنمائی کا تصور پختہ کیا جا رہا ہے کہ:  
”موسیقی روح کی غذا ہے۔“

حالانکہ اللہ قرآن میں فرماتا ہے:

﴿ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُ الْقُلُوبُ ط ﴾ [الرعد: ٢٨]

”تحقیقِ دلوں کو اطمینانِ اللہ کے ذکر سے ملتا ہے۔“

جگہِ موسیقی کے بارے میں پیارے نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

”مجھے موسیقی کے آلات توڑنے کے لیے بھیجا گیا ہے۔“<sup>۱</sup>

ایک جگہ اس کی یوں وعید سنائی ہے کہ:

”میری امت کے لوگ ضرور شراب پیں گے اس کا نام بدل دیں گے، ان کے سروں پر آلاتِ موسیقی ہوں گے اور گلوکارائیں ہوں گی، اللہ انہیں زمین میں میں دھنادے گا اور ان میں سے بعض افراد کو سور

بنادے گا۔“<sup>۲</sup>

پھر فرمایا:

”دو آوازوں پر دنیا میں بھی لعنت اور آخوت میں پھٹکا رہو گی، ایک گوئے کی آواز اور دوسری مصیبت کے وقت بین کرنے کی آواز۔“<sup>۳</sup>

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

”جو شخص کسی گلوکارہ کی مجلس میں بیٹھ کر اس کا گانا سنتا ہے، قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پکھلا کر ڈالا جائے گا۔“<sup>۴</sup>

<sup>۱</sup> مسند احمد۔ ۳۴۲۱۵۔

رواه ابن الجوزی ۲۳۳ و إسناده حسن

<sup>۲</sup> رواه البزار: ۳۷۷۱ و إسناده حسن

<sup>۳</sup> نیل الأوطار، ج: ۸

## ٹی وی کے فوائد کا جائزہ

ٹی وی کے قائل جن فوائد کا حوالہ دیتے ہیں، ذرا ان کا جائزہ لیتے ہیں:

### دینی پروگرام:

یہ سب سے بڑا جواز ہے کہ ٹی وی کے ذریعے گھر بیٹھے تجوید القرآن، درس  
قرآن، قراءت اور حرم کی اذان سننے کا موقع ملتا ہے۔

اور پھر قولیاں جن سے محبت الہی اور محبت رسول میں اضافہ ہوتا ہے۔

کوئی ان نادان مسلمانوں سے پوچھئے کہ بتاؤ ٹی وی کی وجہ سے اسلام کی  
اشاعت و تبلیغ میں کتنا اضافہ ہوا؟ کتنے لوگ ٹی وی کی وجہ سے راہ راست پر آگئے  
یا..... کتنے فیصد نمازی سالانہ بڑھ جاتے ہیں حرم کی آواز کی بدولت۔

یہاں تو یہ حال ہے کہ ڈرامے کے دوران اذان کا وقفہ آجائے تو سین کا  
تلسل ٹوٹنے سے مزہ خراب ہو جاتا ہے۔

کون ہے جو ٹی وی کی اذان سن کر مسجد کی طرف نکل پڑے؟ اور رہا باقی  
دین..... تو جس کا ٹی وی..... اس کا دین..... اس کی ثقافت، اس کا طرزِ زندگی۔

اور رہی سہی کسر جاہل علماء کے غلط فتوے اور دین کے نام پر بے دینی  
پروگراموں نے پوری کر دی..... ایک فیصد اصل دین کے پروگرام پیش کر کے  
99 فیصد گمراہی پھیلائی جا رہی ہے۔

اور قوالی..... قوالی..... جس میں جھوم جھوم کر لفظوں کی تکرار سے موسیقی کے

ہم کو درجہ جاری ہے ہیں

ہمارا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نام کی نعوذ باللہ بے حرمتی کی جاتی ہے.....

اسے دین کہا جا رہا ہے، جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”میں موسیقی کے آلات کو توڑنے کے لیے بھیجا گیا ہوں۔“<sup>①</sup>

اور یہاں ان ہی کا نام موسیقی کے ساتھ لینا و دین سمجھا جا رہا ہے۔

### معلومات کا ذریعہ:

ئی وی معلومات کا بھی تو ذریعہ ہے۔ دنیا میں کیا ہو رہا ہے؟ کون کوئی نئی ایجادات ہو رہی ہیں؟ کس ملک کے وزیر اعظم نے استعفی دے دیا ہے؟ ایکشن میں امریکہ کی صدارت کس کو ملی؟ سائنس کی کس ایجاداً نے سنپنچی پھیلائی ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان تمام معلومات سے ہم اپنی زندگی، اپنے قوم و ملک میں کس قسم کی تبدیلی لے آئے ہیں یا کون سی بات ہمیں ترقی کی انتہا پر لے جا رہی ہے، یا کس معلومات سے ہماری آخرت سنور رہی ہے؟ یا یہ کہ پاکستان کی شرح خواندگی بڑھ گئی ہے؟ کیا ہوا ہے اس معلومات سے.....؟

اصل میں علم کیا ہے؟ جس کی تلقین اللہ نے قرآن میں کی اور رسول اللہ ﷺ

نے اسے حاصل کرنا فرض قرار دیا:

<sup>①</sup> رواہ ابن الجوزی: ۲۳۳ و إسناده حسن

ہم کو درجہ ربارے ہیں

﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ط﴾ [محمد: ۱۹]

”پس جان لے کر اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔“

آج تمام علوم کا مکھلندے تو ہمارے پاس ہے، اگر علم نہیں تو یہی علم نہیں کہ اللہ  
ہمارا رب ہے۔

اللہ ہی داتا.....اللہ ہی مشکل کشا.....اللہ ہی غوث اعظم.....اللہ ہی دستگیر  
ہم نے اپنا اللہ اپنی خواہشات کو بنایا ہوا ہے، اللہ فرماتا ہے:

”آپ کا اس بندے کے بارے میں کیا خیال ہے؟ جس نے اپنی  
خواہشات کو اپنا معبود بنالیا اور باوجود علم کے اللہ نے اسے گراہ کر دیا  
اور اس کے کانوں اور دل پر مہر لگادی، آنکھوں پر بھی پردہ ڈال دیا  
ہے۔“ [الجاثیة: ۲۳]

آلہ تفریح:

سارے دن کی تھنکن کو صرف ایک سوچ آن کر کے دور کیا جا سکتا ہے، جب  
بندے میں ہلنے جلنے کی سکت نہ ہو تو بغیر کسی مشکل کے جہاں کی چاہے سیر کر لے،  
مزاجیہ پروگرام دیکھ لے اور موسیقی سے تین اعضاء کی شکن دور کر لے۔ (نوعز  
باللہ، استغفار اللہ)

اللہ نے بندے کے سکون کا ذریعہ اپنی یاد کو بتایا نہ کہ موسیقی کو:

﴿أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُ الْقُلُوبُ ط﴾ [الرعد: ۲۸]

ہم کو درجہ رکھا ہے ہیں

”بے شک دلوں کو سکون اللہ کے ذکر سے ملتا ہے۔“

دوسری جگہ ہے:

﴿اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ ط﴾

[المؤمن: ٦١]

”اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی تاکہ تم سکون حاصل کرو۔“

رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلاں رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((يَا بِلَالُ ! أَقِمِ الصَّلَاةَ أَرِخْنَا بِهَا . )) ①

”اے بلاں! اقامت کہوا اور نماز سے ہمیں راحت پہنچاؤ۔“

پھر فرمایا:

((جَعَلْتُ قُرَّةً عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ . )) ②

”میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔“

اور تفریح کے لیے کھیل بھی بتائے، فرمایا:

”ہر وہ چیز جس کے ساتھ مسلمان کھیل کو دکرتا ہے وہ باطل ہے،

سوائے تین چیزوں کے (۱) تیر اندازی، (۲) گھر سواری، (۳) بیوی

سے کھلینا۔“ ③

① سنن أبي داؤد ، كتاب الأدب ، باب فی صلاة العتمة ، حدیث: ٤٩٨٦ - ٤٩٨٥

② سنن النسائي ، كتاب عشرة النساء ، باب حب النساء ، حدیث: ٣٣٩٢ ، ٣٣٩١

③ سنن ابن ماجہ ، أبواب الجهاد ، باب الرمی فی سبیل الله ، حدیث: ٢٨١١

نسائی شریف کی حدیث میں چار چیزوں کا ذکر ہے، جس میں چوتھی نیزہ بازی ہے۔ ①

کھلیل میں تیر اندازی پر بہت زور دیا، حتیٰ کہ فرمایا کہ:

”جس نے تیر اندازی سکھی، پھر اس کو چھوڑ دیا، وہ ہم میں سے نہیں یا اس نے نافرمانی کی۔“ ②

پھر فرمایا:

”کافروں کے لیے جس قدر ممکن ہو طاقت تیار کرو، خبردار! قوت تیر اندازی میں ہے۔ خبردار! قوت تیر اندازی میں ہے، خبردار! قوت تیر اندازی میں ہے۔“ ③

ئی وی کے فوائد اور نقصانات کی ہلکی جھلک کے بعد امید ہے کہ ﴿ اَفَلَا تَدَبَّرُوْنَ ﴾ (کیا تم غور نہیں کرتے؟) کا دریچہ کھل جائے گا۔ پھر آپ خود اپنے نفس سے پوچھیں کہ:

﴿ فَهَلُّ أَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴾ [المائدة: ٩١]

”تو کیا تم رک رہے ہو۔“

پھر باعمل ہونے کی دعا اور ہمت کریں تاکہ اللہ کا فرمان:

① سنن النسائی ، کتاب الخیل والسبق والرمی ، باب تأذیب الرجل فرسه ، حدیث: ٣٦٠٨

② صحیح مسلم ، کتاب ، الإمارة ، باب فضل الرمی والتحث علیہ وذم من علمه ثم نسيه ، حدیث: ۱۹۱۹

③ صحیح مسلم ، کتاب الإمارة ، باب فضل الرمی والتحث علیہ وذم من علمه ثم نسيه ، حدیث: ۱۹۱۷

» سَمِعْنَا وَأَطْعَنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ «

”ہم نے سن لیا اور ہم نے اطاعت کی، تو ہمیں بخش دے، ہمارے رب ہم نے تیری ہی طرف لوٹا ہے۔“

کے ہم مصدق بن جائیں اور اللہ کے نافرمانوں میں سے نہ ہو جائیں۔ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

» وَيْلٌ لِكُلِّ أَفَالِثِ أَثِيمٍ يَسْمَعُ آيَتِ اللَّهِ تُتْلَى عَلَيْهِ ثُمَّ يَصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَانُ لَمْ يَسْمَعُهَا حَفَّيْشَرُهُ بِعَذَابِ الْيَمِينِ «

[الجاثیة: ٨، ٧]

”ہر جھوٹے گناہ گار پر افسوس ہے کہ اللہ کی آیات اس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کو کس لیتا ہے، پھر غرور سے ضد کرتا ہے کہ گویا ان کو سننا ہی نہیں۔ سو ایسے شخص کو دکھ دینے والے عذاب کی خوشخبری سنادو۔“

اللہ سے دعا ہے:

اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ ”اللہی ہمیں ان میں سے نہ کرنا۔“ [آمین]

محترم قارئین!

اللہ قرآن میں فرماتا ہے کہ: ”تم بہترین امت ہو نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہو۔“ [آل عمران: ١١٠]

پھر قیامت کے دن کو جان یہ نہ کہہ پائے گی کہ مجھ تک حق پہنچانے والا کوئی نہیں آیا۔

اپنی بساط کے مطابق، مقدور بھر کوش سے حق پہنچانے کی کوشش کی ہے، اللہ اسے قبول فرمائے اور سمجھ عطا فرمائے۔  
میری اس کوشش کو آخری کامیابی کا زینہ بنادے۔

اللہ سے دعا ہے:

((أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ  
إِهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ  
إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ۔)) ①

”(اللہ) تو اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کر دے جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں مجھے اس بات میں حق بتا دے جس میں اختلاف ہے۔ بے شک تو جسے چاہتا ہے سید ہے راستے پر لگا دیتا ہے۔“

((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يَنْعَمِهِ تَمِيمُ الصَّالِحَاتِ)) ②  
”سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی نعمت سے اپنے اچھے کام تکمیل تک پہنچتے ہیں۔“



❶ سنن النسائي ، كتاب قيام الليل وتطوع النهار ، باب بأى شيء تستفتح صلاة الليل  
Hadith: 1626.

❷ سنن ابن ماجه۔ أبواب الأدب۔ باب فضل الحامدين۔ رقم الحديث: ۳۸۰۳۔  
كتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## نبی کریم ﷺ کی زندگی سے اپنا جائزہ

» قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحْبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحِبِّكُمُ اللَّهُ وَ  
يَغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ) [آل عمران: ۳۱]  
”کہا تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت  
کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا وہ بڑا معاف کرنے والا اور  
رحمیم ہے۔“

### کیا میں نے ان سنتوں کو اپنایا؟

نیند سے بیدار ہونے پر:

✿ دعا پڑھنا

✿ ہاتھوں سے چہرے اور آنکھوں کو ملنا

✿ دعا مانگنا

✿ تین بارنا ک جھاڑنا

✿ مسوک کرنا

بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت:

✿ جوتا پہن کر داخل ہونا

ہم کو درجہ رجار ہے ہیں

دعا پڑھنا

پہلے بایاں پاؤں اندر رکھنا

بیت الخلاء میں داخل ہونے کے بعد:

زمین کے قریب ہو کر ستر کھولنا

قضاء حاجت کے وقت چہرہ یا پیٹھ قبلہ رخ نہ کرنا

پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا

مسنون طریقے سے بیٹھنا

قضاء حاجت کے بعد چند لمحے انتظار کر کے اٹھنا

بیت الخلاء سے نکلتے وقت:

دایاں پاؤں باہر نکالنا

دعا پڑھنا

وضو کرتے وقت:

بسم اللہ پڑھنا

مسواک کرنا

انگلیوں میں خلال کرنا

ناک میں زور سے پانی چڑھانا

وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھنا

ہم کو ہر جا ہے ہیں

دعا مانگنا

تحیۃ الوضوء پڑھنا

### اذان کے وقت:

- اذان کا جواب دینا
- اذان کے بعد درود ابراہیمی پڑھنا
- دعا مانگنا

### نماز کے بعد:

- سلام پھیرنے کے بعد بلند آواز سے اللہ اکبر کہنا
- آہستہ آواز سے تین بار استغفار اللہ کہنا
- تسبیح کرنا
- آیت الکرسی پڑھنا
- صبح و شام کے اذکار کرنا
- فجر کے بعد تلاوت و تسبیحات کرنا
- اشراق کے نوافل پڑھنا

### دعا مانگنے وقت:

- ہاتھ اور انٹھا نا
- دعا سے پہلے اور آخر میں حمد و ثناء کرنا

دعا سے پہلے اور آخر میں درود شریف پڑھنا

رو رو کردعا میں مانگنا

آمین کہہ کر چہرے پر ہاتھ پھیرنا

### ناشتب کے وقت:

پانی میں شہد ملا کر پینا

نبیذ تمر پینا

سات کھجور میں کھانا

### لباس پہننے ہوئے:

پہلے دائیں آستین، پانچھہ، موزہ جوتا پہننا

جوتوں اور کپڑوں کو جھاڑ کر پہننا

پہننے اور اتارتے وقت بسم اللہ پڑھنا

أتارتے ہوئے پہلے دایاں جوتا اتارنا

نیا کپڑا پہن کر دعا مانگنا

پرانا صدقہ کر دینا

نیا کپڑا پہننے والے کو دعا دینا

### گھر سے باہر جاتے ہوئے:

نکتے وقت دعا پڑھنا

ہم کدھر جا رہے ہیں

وقار کے ساتھ چھوٹے قدم اٹھانا

سارے راستے اللہ کا ذکر کرنا

### حلت وقت:

تیز چلنا

کچھ جھک کر چلنا

چڑھائی پر اللہ اکبر کہنا

اُترائی پر سبحان اللہ کہنا

### بازار میں داخل ہوتے وقت:

نقسان سے بچنے کی دعا پڑھنا۔

کلمہ توحید پڑھنا۔

### گھر میں داخل ہوتے وقت:

دعا پڑھنا۔

گھروالوں کو سلام کرنا۔

خالی گھر کو بھی سلام کرنا۔

### کھانا کھاتے وقت:

ہاتھ دھونا۔

مسنون حالت میں بیٹھنا۔

ہم کدھر جا رہے ہیں

\* وقار کے ساتھ چھوٹے قدم اٹھانا

\* سارے راستے اللہ کا ذکر کرنا

### چلتے وقت:

\* تیز چلنا

\* کچھ جھک کر چلنا

\* چڑھائی پر اللہ اکبر کہنا

\* اُترائی پر سبحان اللہ کہنا

### بازار میں داخل ہوتے وقت:

\* نقصان سے بچنے کی دعا پڑھنا۔

\* کلمہ توحید پڑھنا۔

### گھر میں داخل ہوتے وقت:

\* دعا پڑھنا۔

\* گھر والوں کو سلام کرنا۔

\* خالی گھر کو بھی سلام کرنا۔

### کھانا کھاتے وقت:

\* ہاتھ دھونا۔

\* مستون حالت میں بیٹھنا۔

ہم کو درجہ بار ہے ہیں

\* وقار کے ساتھ چھوٹے قدم اٹھانا

\* سارے راستے اللہ کا ذکر کرنا

### چلتے وقت:

\* تیز چلنا

\* کچھ جھک کر چلنا

\* چڑھائی پر اللہ اکبر کہنا

\* اترائی پر سبحان اللہ کہنا

### بازار میں داخل ہوتے وقت:

\* نقصان سے بچنے کی دعا پڑھنا۔

\* کلمہ توحید پڑھنا۔

### گھر میں داخل ہوتے وقت:

\* دعا پڑھنا۔

\* گھر والوں کو سلام کرنا۔

\* خالی گھر کو بھی سلام کرنا۔

### کھانا کھاتے وقت:

\* ہاتھ دھونا۔

\* مسنون حالت میں بیٹھنا۔

ہم کو درجہ جاری ہے ہیں

مل کر شروع کرنا اور مل کر کھانا۔

بسم اللہ پڑھنا۔

بھول جانے پر درمیان میں پڑھنا۔

سیدھے ہاتھ سے اپنے سامنے اور نزدیک سے کھانا۔

گراہوں والے صاف کر کے کھالینا۔

سیر ہونے سے پہلے کھانا کھانا بند کر دینا۔

انگلیاں چاٹنا۔

کھانے کے بعد برتن، پلیٹ صاف کرنا۔

ہاتھ دھو کر کلی کرنا۔

دعایا پڑھنا۔

کھانا کھلانے والے کو دعا دینا۔

دو پھر کے کھانے کے بعد قیلولہ کرنا۔

### پڑھتے وقت:

پینے سے پہلے دیکھ لینا۔

بسم اللہ پڑھنا۔

تمیں سانس میں پینا۔

احمد اللہ کہنا۔

\* دودھ پینے کے بعد دعا پڑھنا۔

### مغرب سے عشاء تک:

\* غروب آفتاب کے وقت بکوں کو گھر کے اندر رکھنا۔

\* عشاء سے پہلے نہ سونا۔

\* وتر میں مسنون سورتیں پڑھنا۔

\* عشاء کے بعد غیر ضروری بات چیت نہ کرنا۔

### سوتے وقت:

\* وضو کر کے سونا۔

\* بستر کو لینے سے پہلے جھاڑ لینا۔

\* اللہ کا ذکر کرنا۔

\* آخری تین قل پڑھ کر ہاتھوں پردم کر کے سر اور جسم پر پھیرنا، سورہ الملک اور سورہ الْمَسْجِدَۃِ پڑھنا۔

\* آیتہ الکرسی اور سورہ البقرہ کی آخری دو آیات پڑھنا۔

\* دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھ کر دائیں کروٹ پر لینا۔

\* دعا پڑھنا۔

\* تسبیحات فاطمہ پڑھنا۔

### سونے کے بعد:

\* جب بھی آنکھ کھلے دعا مانگنا۔

ہم کدھر جا رہے ہیں

- ✿ برے خواب پر بائیں طرف تھکارنا، دعا پڑھنا، کروٹ بدلت لینا اور کسی سے تذکرہ نہ کرنا۔
- ✿ اچھے خواب پر شکر ادا کرنا۔

(بحوالہ پمپلٹ ”الحمدی“، انٹریشنل)      ✿ تہجد پڑھنا اور تہجد کی دعا پڑھنا۔

## مجلس برخاست کی دعا:

فرمانِ رسول ﷺ ہے کہ:  
”جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور فضول باتیں کرتا رہے پھر انھنے سے پہلے یہ کلمات پڑھے، تو اس شخص سے اس مجلس میں جس قدر گناہ ہوئے ہوں وہ سب بخشنے جائیں گے۔“

**سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَإِعْمَدْكَ أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ  
وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ ①**

”پاک ہے تو اسے اللہ احمد پنچا خوبیں کر کے ملے تھے، ملکی گولہ کی بمعنی  
ہوں کہ تیرے سوٹ کوئی معہود نہیں میں تھے لہٰ نخشش نجا ہتا ہوں یہ مرد  
تیری طرف رجوع فرماتا ہے لہٰ نکستہ تیر برخاستہ  
.....  
.....

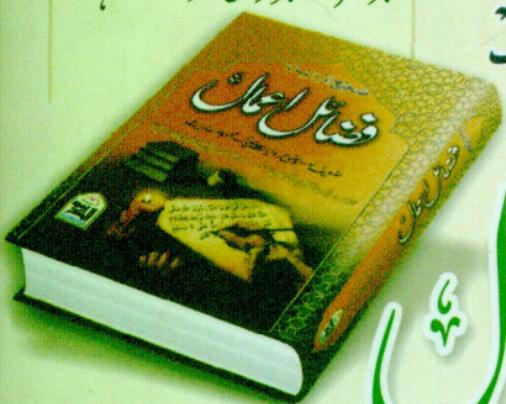
پاکستانی کتب

ضعیف اور موضوع ردا یا سیکے پاک مجموعہ احادیث

عالم عرب کے جید علم دین کے قلم سے

صَحِّحَ أَوْ مُسْتَنَدٌ

# فضائل اعمال



976 صفحات:

18x25 cm سائز:

قالیق ابو عبد اللہ علی بن محمد المغربی علیہ السلام  
متقدم فضیلۃ الشیخ حافظ عبد الغفار المدنی خط

معیاری کاغذ، مضبوط جلد اور عالی طباعت



[www.alkarimia.com](http://www.alkarimia.com)

المکتبۃ الکریمیہ

قرآن و سنت کی اشاعت اعظم ادارہ

6 غظیم منیشن نرڈ لکشمی چک رائل پارک لاہور فون: 042-6364210 موبائل: 0300/0332/0321-8483606